ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اسۡتَعِیۡنُوۡا بِالصَّبۡرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیۡنَ

(سورۃ البقرہ:149)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (اللہ سے) صبر اور صلوٰۃ کے ساتھ مدد مانگو یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 67

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 11

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے

بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک: 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

26/جمادی الثانی 1439 ہجری قمری • 15/امان 1397 ہجری شمسی • 15/مارچ 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 9/مارچ 2018 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ مضمون بالا رہا

جب مضمون مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے اُن کے مُنہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون تمام مضامین سے بالا رہا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۱۲۳۔ نشان۔ ایک دفعہ ایک ہندو صاحب قادیان میں میرے پاس آئے جن کا نام یاد نہیں[1] رہا۔ اور کہا کہ میں ایک مذہبی جلسہ[2] کرنا چاہتا ہوں آپ بھی اپنے مذہب کی خوبیوں کے متعلق کچھ مضمون لکھیں تا اس جلسہ میں پڑھا جائے۔ میں نے عذر کیا پر اُس نے بہت اصرار سے کہا کہ آپ ضرور لکھیں۔ چونکہ میں جانتا ہوں کہ مَیں اپنی ذاتی طاقت سے کچھ بھی نہیں کر سکتا بلکہ مجھ میں کوئی طاقت نہیں۔ میں بغیر خدا کے بُلائے بول نہیں سکتا اور بغیر اس کے دکھانے کے کچھ دیکھ نہیں سکتا اس لئے میں نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ مجھے ایسے مضمون کا القا کرے جو اس مجمع کی تمام تقریروں پر غالب رہے میں نے دعا کے بعد دیکھا کہ ایک قوت میرے اندر پھونک دی گئی ہے میں نے اس آسمانی قوت کی ایک حرکت اپنے اندر محسوس کی اور میرے دوست جو اس وقت حاضر تھے جانتے ہیں کہ میں نے اس مضمون کا کوئی مسودہ نہیں لکھا جو کچھ لکھا صرف قلم برداشتہ لکھا تھا اور ایسی تیزی اور جلدی سے میں لکھتا جاتا تھا کہ نقل کرنے والے کے لئے مشکل ہو گیا کہ اس قدر جلدی اُس کی نقل لکھے۔ جب میں مضمون ختم کر چکا تو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ **مضمون بالا رہا**۔ خلاصہ کلام یہ کہ جب وہ مضمون اس مجمع میں پڑھا گیا تو اس کے پڑھنے کے وقت سامعین کے لئے ایک عالم وجد تھا اور ہر ایک طرف سے تحسین کی آواز تھی یہاں تک کہ ایک ہندو صاحب جو صدر نشین اس مجمع کے تھے اُن کے مُنہ سے بھی بے اختیار نکل گیا کہ یہ مضمون[3] تمام مضامین سے بالا رہا۔ اور سول اینڈ ملٹری گزٹ جو لاہور سے انگریزی میں ایک اخبار نکلتا ہے اُس نے بھی شہادت کے طور پر شائع کیا کہ یہ مضمون بالا رہا۔ اور شاید بیس کے قریب ایسے اردو اخبار بھی ہوں گے جنہوں نے یہی شہادت دی اور اس مجمع میں بجُز بعض متعصب لوگوں کے تمام زبانوں پر یہی تھا کہ یہی مضمون فتح یاب ہوا اور آج تک صدہا آدمی ایسے موجود ہیں جو یہی گواہی دے رہے ہیں۔ غرض ہر ایک فرقہ کی شہادت اور نیز انگریزی اخباروں کی شہادت سے میری پیشگوئی پوری ہوگئی کہ مضمون بالا رہا۔ یہ مقابلہ اُس مقابلہ کی مانند تھا جو موسیٰ نبی کو ساحروں کے ساتھ کرنا پڑا تھا کیونکہ اس مجمع میں مختلف خیالات کے آدمیوں نے اپنے اپنے مذہب کے متعلق تقریریں سنائی تھیں جن میں سے بعض عیسائی تھے اور بعض سناتن دھرم کے ہندو اور بعض آریہ سماج کے ہندو اور بعض برہمو اور بعض سکھ اور بعض ہمارے مخالف مسلمان تھے۔ اور سب نے اپنی اپنی لاٹھیوں کے خیالی سانپ بنائے تھے لیکن جبکہ خدا نے میرے ہاتھ سے اسلامی راستی کا عصا ایک پاک اور پُر معارف تقریر کے پیرایہ میں اُن کے مقابل پر چھوڑا تو وہ **اژدہا بن کر** سب کو نگل گیا۔ اور آج تک قوم میں میری اس تقریر کا تعریف کے ساتھ چرچا ہے جو میرے مُنہ سے نکلی تھی۔ **فَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ**۔

۱۲۴۔ نشان۔ تصنیف براہین احمدیہ کے زمانہ میں جبکہ لوگوں کا میری طرف کچھ رجوع نہ تھا اور نہ دنیا میں شہرت تھی روپیہ کی سخت ضرورت پیش آئی۔ اس کے لئے میں نے دعا کی تب یہ الہام ہوا **دس دن کے بعد میں موج دکھاتا ہوں اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ۔ فِیۡ شَآئِلِ مِّقۡیَاسٍ۔ دن وِل یو گوٹو امرت سر**۔ یعنی دس دن کے بعد روپیہ ضرور آئے گا پہلے اس سے کچھ نہیں آئے گا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اُونٹنی دُم اُٹھاتی ہے تب اُس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔ اور پھر انگریزی فقرہ میں یہ فرمایا کہ دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم امرت سر میں بھی جاؤ گے۔ یہ پیشگوئی میں نے تین ہندوؤں یعنی شرمپت، ملاوامل، بشنداس کو جو آریہ ہیں سُنادی اور اُن کو کہہ دیا کہ یاد رکھو کہ یہ روپیہ ڈاک کے ذریعہ سے آئے گا اور دس دن تک ڈاک کے ذریعہ سے کچھ بھی نہیں آئے گا۔ اور علاوہ ان ہندوؤں کے اور بہت سے مسلمانوں کو یہ پیشگوئی قبل از وقت سُنادی اور خوب مشہور کر دی۔ کیونکہ اس پیشگوئی میں دو پہلو بہت عجیب تھے۔ ایک یہ کہ قطعی طور پر حکم دیا گیا تھا کہ دس دن تک کچھ نہیں آئے گا اور گیارھویں دن بلا توقف اور بلا فاصلہ روپیہ آئے گا۔ دوسرا پہلو یہ عجیب تھا کہ روپیہ آنے کے ساتھ ہی کچھ ایسا اتفاق پیش آجائے گا کہ تمہیں امرت سر جانا پڑے گا۔ پس یہ عجیب نمونہ قدرتِ الٰہی ظاہر ہوا کہ الہام کے دن سے دس دن تک ایک پیسہ بھی نہ آیا اور مذکورہ بالا آریان ہر روز ڈاکخانہ میں جا کر تفتیش کرتے رہے اور اُن دِنوں میں ڈاکخانہ کا سب پوسٹ ماسٹر بھی ہندو تھا۔ جب گیارھواں دن چڑھا تو اِن آریوں کے لئے ایک عجیب تماشے کا دن تھا اور وہ بہت خوشی سے اِس بات کے اُمیدوار تھے کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تب بعض ان میں سے ڈاکخانہ میں گئے اور غمگین صورت سے واپس آئے اور بیان کیا کہ آج محمد افضل خان نام ایک سپرنٹنڈنٹ بندوبست راولپنڈی نے ایک سو دس روپیہ بھیجے ہیں اور ایسا ہی ایک شخص نے ۲۰ روپیہ بھیجے غرض اُس دن ایک سو تیس روپے آئے جن سے وہ کام پورا ہو گیا جس کے لئے ضرورت تھی اور اُسی دن جبکہ یہ روپیہ آیا عدالت خفیفہ امرتسر سے ایک شہادت کے ادا کرنے کے لئے میرے نام سمن آگیا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا اس پیشگوئی کے پورے ہونے کی ایک جماعت گواہ ہے اور اس کی اس طرح پر بھی تصدیق ہو سکتی ہے کہ قادیان کے ڈاکخانہ کا رجسٹر دیکھا جائے تو جس دن یہ ایک سو تیس روپے آئے ہیں اُس دن سے دس دن پہلے کی تاریخوں میں رجسٹر میں ایک پیسے کا منی آرڈر بھی میرے نام نہیں پاؤ گے اور پھر اگر اُسی تاریخ عدالت خفیفہ امرتسر کے دفتر میں تلاش کرو گے تو اس میں ایک شخص پادری رجب علی نام کے مقدمہ میں میرا اظہار شامل مِثل پاؤ گے اور یہ ۱۸۸۴ء کا نشان ہے۔ اسی پتہ سے ڈاکخانہ کا رجسٹر ملاحظہ ہو سکتا ہے اور اسی پتہ سے عدالت خفیفہ امرتسر میں میرے اظہار کا پتہ لگ سکتا ہے اور اگر ہندو گواہ انکار کریں تو حلف دینے سے وہ سچ سچ بیان کر سکتے ہیں اور جبکہ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۶۹ وصفحہ ۴۷۰ میں درج ہے اور ان آریوں کا حوالہ دیا گیا ہے تو عقلمند سوچ سکتا ہے کہ اگر وہ لوگ اس پیشگوئی کے گواہ رویت نہیں تھے تو باوجود سخت مخالف ہونے کے اِس مدت تک اُن کا خاموش رہنا عقل تجویز نہیں کر سکتی وہ اُس زمانہ سے کہ جب سن عیسوی ۱۸۸۴ء تھا اِس زمانہ تک کہ اب ۱۹۰۶ء ہے باوجود علم اِس بات کے کہ بار بار کتابوں اور اشتہاروں میں اُن کے نام بطور گواہوں کے ہم لکھ رہے ہیں کیوں خاموش رہے اُن کا حق تھا کہ ان تمام شہادتوں کی تکذیب کرتے جو براہین احمدیہ میں ان کی نسبت درج ہیں یاد رہے کہ تین ہندوؤں کی شہادتیں براہین احمدیہ میں پیشگوئیوں کے بارہ میں درج ہیں سب سے اول لالہ شرمپت کھتری دوسرا لالہ ملاوامل کھتری تیسرا بشنداس برہمن ہے اور براہین احمدیہ کی ہر ایک عبارت میں آریوں سے مُراد یہی لوگ ہیں بعض جگہ اور بھی ہیں اور اس پیشگوئی میں ایک انگریزی فقرہ ہے وہ بھی میرے لئے بطور نشان کے ہے کیونکہ میں انگریزی بالکل نہیں جانتا۔ پس اس پیشگوئی کو خدا تعالیٰ نے اردو اور عربی اور انگریزی میں بیان کر کے ہر ایک طرح سے اس کی منشاء کو کھول دیا ہے اور یہ ایک بڑا نشان ہے مگر اُن کے لئے جن کی آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہیں۔

---

[1] یاد آیا اس کا نام سوامی شوگن چندر تھا منہ۔ [2] اس جلسہ کا نام دھرم مہوتسو جلسہ اعظم مذاہب مشہور کیا گیا تھا۔ منہ۔ [3] مضمون چونکہ پانچ سوالات مشتہرہ کے ہر ایک پہلو کے متعلق تھا اس لئے اس کے پڑھنے کے لئے مقررہ وقت کافی نہ تھا لہٰذا تمام حاضرین کے انشراح صدر سے درخواست کرنے پر اس کے پڑھنے کے لئے ایک دن اور بڑھایا گیا یہ بھی عام قبولیت کا نشان ہے۔ منہ

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 291)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

(۲)

بزرگانِ اُمّت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد نبی کی آمد کے قائل ہیں !!

گزشتہ شمارہ میں ہم نے مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب کے اعتراض کا جواب دیا تھا۔ مولانا صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں :

’’اگرچہ اس بات پر پوری اُمت مسلمہ کا اجماع واتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر سنّی، شیعہ، دیو بندی، بریلوی، مقلدین اور غیر مقلدین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ بالکل غلط تھا اور جو لوگ ان کے نبی یا مصلح ہونے پر یقین رکھتے ہیں، اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں اور جنہیں مسلمان قادیانی کہا کرتے ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی جماعت مسلمان فرقوں اور جماعتوں میں سے ایک جماعت نہیں ہے بلکہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے اور انہیں اعداءِ اسلام کی طرف سے اسلام کو کمزور کرنے اور شریعت محمدی پر حملہ کرنے کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اسی لئے یہود و نصاریٰ سے لیکر ہمارے ملک کے فرقہ پرستوں تک اسلام سے بغض رکھنے والے تمام لوگ ان کی پشت پر ہیں۔‘‘

(روزنامہ ’’انقلاب‘‘ ممبئی 8 دسمبر 2017)

اس کے جواب میں ہم نے عرض کیا تھا کہ مولانا کا یہ دعویٰ کہ :

’’پوری اُمت مسلمہ کا اجماع واتفاق ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلسلہ نبوت تمام ہو چکا ہے۔ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا اور اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کوئی اس دعویٰ کو قبول کرتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے باہر ہے۔‘‘

بالکل غلط اور بے بنیاد ہے۔ ہرگز ہرگز پوری امت مسلمہ کا اس امر پر اتفاق نہیں کہ سیّدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا بلکہ بزرگانِ اُمّت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی غلامی اور آپؐ کی پیروی میں نبی کے آنے کے قائل ہیں۔ چونکہ مولانا صاحب کا دیو بند سے گہرا تعلق ہے، انہوں نے دیو بند کے مدرسہ میں پڑھائی بھی کی ہے اس لئے ہم نے گزشتہ شمارہ میں سب سے پہلے بانی دیو بند مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا حوالہ اُن کی کتاب ’’تحذیر الناس‘‘ سے پیش کیا تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کی آمد کے قائل تھے۔ کیا ہی معرفت کی بات انہوں نے کہی ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبویؐ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتمیت پر کچھ بھی اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان ہونا مقام و مرتبہ کے لحاظ سے ہے۔ آخر پر آنا فی ذاتہ کوئی فضیلت نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت و برکت نازل کرے آپ نے واضح فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے جو یہ فرمایا کہ محمدؐ اللہ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں یہ خطاب مقام مدح میں ہے۔ یعنی آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خاتم النّبیین کا مطلب آخر پر آنے والے اور نبیوں کو ختم کرنے والے نہ سمجھ لینا۔ اب ہم بعض اور بزرگانِ اُمت کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کی غلامی اور آپؐ کی پیروی میں نبی کے آنے کے قائل ہیں۔

سب سے پہلے اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا حوالہ پیش ہے۔ آپ فرماتی ہیں :

(1) ’’قُوْلُوْا اِنَّہٗ خَاتَمُ الْاَنْبِیَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ۔‘‘

یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔

(دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ و تکملہ مجمع البحار جلد ۴ صفحہ ۸۵)

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

(2) ’’اِنَّ النُّبُوَّۃَ الَّتِیْ اِنْقَطَعَتْ بِوُجُوْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا ھِیَ النُّبُوَّۃُ التَّشْرِیْعُ لَا مَقَامُھَا فَلَا شَرْعَ یَکُوْنُ نَاسِخًا لِشَرْعِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا یَزِیْدُ فِیْ شَرْعِہٖ حُکْمًا اٰخَرَ وَھٰذَا مَعْنٰی قَوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَۃَ وَالنُّبُوَّۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ اَیْ لَا نَبِیَّ یَکُوْنُ عَلٰی شَرْعٍ یُخَالِفُ شَرْعِیْ بَلْ اِذَا کَانَ یَکُوْنُ تَحْتَ حُکْمِ شَرِیْعَتِیْ۔ وَلَا رَسُوْلَ اَنْ لَّا رَسُوْلَ بَعْدِیْ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ بِشَرْعٍ یَدْعُوْھُمْ اِلَیْہِ فَھٰذَا ھُوَ الَّذِیْ اِنْقَطَعَ وَسُدَّ بَابُہٗ لَا مَقَامُ النُّبُوَّۃِ‘‘ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۷۳)

کہ وہ نبوت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود پر ختم ہوئی، وہ صرف تشریعی نبوت ہے نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس آنحضرت صلعم کی شریعت کو منسوخ کرنیوالی کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے اور یہی معنی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہوگئی اور ’’لَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ‘‘ یعنی میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو ہاں اس صورت میں نبی آسکتا ہے کہ وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت آئے اور میرے بعد کوئی رسول نہیں یعنی میرے بعد دُنیا کے کسی انسان کی طرف کوئی ایسا رسول نہیں آسکتا جو شریعت لیکر آوے اور لوگوں کو اپنی شریعت کی طرف بُلانے والا ہو۔ پس یہ وہ قسم نبوت ہے جو بند ہوئی اور اس کا دروازہ بند کردیا گیا۔ ورنہ مقامِ نبوت بند نہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں:

فَمَا ارْتَفَعَتِ النُّبُوَّۃُ بِالْکُلِّیَّۃِ لِھٰذَا قُلْنَا اِنَّمَا ارْتَفَعَتْ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ فَھٰذَا مَعْنٰی لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ فَعَلِمْنَا اَنَّ قَوْلَہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اَیْ لَا مُشَرِّعَ خَاصَّۃً لِاَنَّہٗ لَا یَکُوْنُ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ ھٰذَا مِثْلُ قَوْلِہٖ اِذَا ھَلَکَ کِسْرٰی فَلَا کِسْرٰی بَعْدَہٗ اِذَا ھَلَکَ قَیْصَرُ فَلَا قَیْصَرَ بَعْدَہٗ۔

یعنی نبوت کلّی طور پر اُٹھ نہیں گئی۔ اسی وجہ سے ہم نے کہا تھا کہ صرف تشریعی نبوت بند ہوئی ہے یہی معنی ہیں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے۔ پس ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول ’’لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ‘‘ کا مطلب سمجھ لیا کہ آپ کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آسکتا۔ یہ بعینہٖ اسی طرح ہے جس طرح آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جب یہ قیصر ہلاک ہوگا تو اسکے بعد قیصر نہ ہوگا اور جب یہ کسریٰ ہلاک ہوگا تو اسکے بعد کوئی کسریٰ نہ ہوگا۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ سوال ۱۵)

(3) حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’وَقَوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا رَسُوْلَ الْمُرَادُ بِہٖ لَا مُشَرِّعَ بَعْدِیْ۔‘‘

کہ آنحضرت صلعم کا یہ قول کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ رسول اس سے مراد یہ ہے کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی نہیں۔ (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲)

(4) عارف ربّانی سیّد عبدالکریم جیلانی ابن ابراہیم جیلانی فرماتے ہیں:

فَانْقَطَعَ حُکْمُ النُّبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ بَعْدَہٗ وَکَانَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ۔ کہ تشریعی نبوت کا حکم آنحضرت صلعم کے بعد ختم ہوگیا۔ پس اس وجہ سے آنحضرت صلعم خاتم النّبیین ہوئے۔ (الانسان الکامل باب ۳۶ ترجمہ اُردو خزینۃ التصوّف صفحہ ۶۶)

(5) حضرت ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’قُلْتُ وَمَعَ ھٰذَا لَوْعَاشَ اِبْرَاھِیْمُ وَصَارَ نَبِیًّا وَکَذَا لَوْ صَارَ عُمَرُؓ نَبِیًّا لَکَانَا مِنْ اَتْبَاعِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ .... فَلَا یُنَاقِضُ قَوْلَہٗ تَعَالٰی خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اِذِ الْمَعْنٰی اَنَّہٗ لَا یَأْتِیْ نَبِیٌّ بَعْدَہٗ یَنْسَخُ مِلَّتَہٗ وَلَمْ یَکُنْ مِنْ اُمَّتِہٖ‘‘ (موضوعات کبیر صفحہ ۵۸، ۵۹)

میں کہتا ہوں کہ اس کے ساتھ آنحضرت صلعم کا فرمانا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوجاتا اور اسی طرح اگر عمرؓ نبی ہوجاتے تو آنحضرت کے متبعین میں سے ہوتے، پس یہ قول خاتم النّبیین کے مخالف نہیں ہے۔ لہٰذا اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایسا کوئی نبی نہیں آسکتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے اور نہ کوئی ایسا آسکتا ہے جو آپ کی اُمت میں سے نہ ہو۔

(6) حضرت سیّد ولی اللہ شاہ صاحب محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

خُتِمَ بِہِ النَّبِیُّوْنَ اَیْ لَا یُوْجَدُ مَنْ یَّأْمُرُہُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ بِالتَّشْرِیْعِ عَلَی النَّاسِ۔

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نبی ختم ہوگئے یعنی آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں ہوسکتا جس کو خدا تعالیٰ شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کرے۔ (تفہیمات الٰہیہ تفہیم نمبر ۵۳)

(7) مولانا ابوالحسنات محمد عبدالحیٔ لکھنوی فرماتے ہیں:

’’اور علمائے اہلسنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدیدہ نہیں ہوسکتا اور نبوت آپ کی تمام مکلفین کو شامل ہے اور جو نبی آپ کے ہمعصر ہوگا وہ متبع شریعت محمدیہ ہوگا۔‘‘ (دافع الوسواس فی اثر ابن عباس صفحہ ۳)

(8) حضرت امام ابن حجر الہیثمی المکی رحمۃ اللہ علیہ حدیث ’’لَوْ عَاشَ اِبْرَاھِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا‘‘ کی مفصل بحث میں اس حدیث کو صحیح ثابت کر کے لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم نبی تھے۔ چنانچہ وہ حضرت علیؓ کی روایت بدیں الفاظ نقل کرتے ہیں :

’’وَاَدْخَلَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَہٗ فِیْ قَبْرِہٖ فَقَالَ اَمَا وَاللّٰہِ اِنَّہٗ لَنَبِیٌّ ابْنُ نَبِیٍّ وَبَکٰی وَبَکَی الْمُسْلِمُوْنَ حَوْلَہٗ‘‘ (الفتاوٰی الحدیثیہ مصری صفحہ ۱۵۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیمؑ کی تدفین کے وقت اُن کی قبر میں ہاتھ ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم! وہ نبی ہے اور نبی کا بیٹا بھی ہے پس آپ بھی چشم پُرآب ہوگئے اور دوسرے مسلمان بھی حضور کے اردگرد رو پڑے۔

(تفصیل کیلئے دیکھئے، پاکٹ بک مصنفہ مکرم عبدالرحمٰن خادم صاحب مرحوم)

قارئین! غور فرمایئے! مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے جو دعویٰ کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر قسم کی نبوت بند ہے اور اس پر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے، کس قدر جھوٹ، دھوکا اور فریب کا دعویٰ ہے۔ جن بزرگان اُمت کا اُوپر حوالہ پیش کیا گیا ہے، سب کے سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتی نبی کی آمد کے قائل ہیں۔ سب کے سب اس بات پر متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شرعی نبی کوئی نہیں آسکتا البتہ اُمتی نبی آسکتا ہے اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ’’لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ‘‘ کا مطلب

باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

آجکل ان دنوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے یوم مصلح موعود کے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ 20 رفروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار 20 رفروری 1886ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں 20 رفروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔ یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے☆

پیشگوئی مصلح موعود کا تذکرہ اور اس پیشگوئی کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ اور بعض دیگر بزرگان کی روایات کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اسکے مصداق ہیں

خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان فرمایا

اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی جن علامات کا ذکر ہے وہ آپ کے وجود میں بڑی شان سے پوری ہوئیں اس پہلو سے اپنوں اور غیروں کے بعض اعترافات کا بیان

ان جلسوں میں جو آجکل ہو رہے ہیں پیشگوئی کا ذکر اور آپ کے کارہائے نمایاں کی باتیں سن کر جہاں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کے بڑھتے چلے جانے کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں اپنی حالتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ احمدیت کی ترقی کیلئے ایک عزم کے ساتھ ہر فرد جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نکھارنا اور استعمال کرنا ضروری ہے، اگر ہم یہ کریں گے تو ہم احمدیت کی ترقی کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گے، اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے☆

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 23 رفروری 2018ء بمطابق 23 رتبلیغ 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن، یو کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

آجکل ان دنوں میں جہاں جہاں بھی جماعتیں قائم ہیں پیشگوئی مصلح موعود کی مناسبت سے یوم مصلح موعود کے جلسے منعقد کئے جا رہے ہیں۔ 20 رفروری کی تاریخ وہ تاریخ ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ایک بیٹے کی پیدائش کی خبر دی تھی جس کی مختلف خصوصیات بیان کی گئی تھیں۔ اس بارے میں اشتہار شائع فرمایا تھا۔ یہ اشتہار 20 رفروری 1886ء کو شائع ہوا۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مناسبت سے جہاں ممکن ہے وہاں 20 رفروری کو یوم مصلح موعود منایا جاتا ہے اور جہاں اس تاریخ کو سہولت میسر نہ ہو وہاں تاریخیں آگے پیچھے کر لی جاتی ہیں۔

یوم مصلح موعود کا منایا جانا اور اس کے حوالے سے جلسے منعقد کرنا اصل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک عظیم پیشگوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی وجہ سے۔ یہ وضاحت مَیں نے اس لئے کی ہے کہ بعض لوگ اور یہاں کی نئی نسل، نوجوان یا کم علم یہ سوال کرتے ہیں کہ یوم مصلح موعود جب مناتے ہیں تو پھر باقی خلفاء کے یومِ پیدائش کیوں نہیں مناتے۔ ایک تو یہ بات واضح ہو کہ یہ دن حضرت مصلح موعود کی پیدائش کا دن نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش تو 1889ء میں 12 رجنوری کو ہوئی تھی۔

پس اس وضاحت کے بعد آج مَیں پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے بات کروں گا۔ سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ پیش کروں گا اور پھر یہ بھی کہ آپ کی تحریروں سے یہ بات بھی ثابت ہے اور آپ کا یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی تھے۔ اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا بھی یہی خیال تھا۔ بعض دوسرے بزرگان کا بھی یہ خیال تھا کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہی ہیں۔ اسی طرح جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی مختلف خصوصیات تھیں، علامتیں تھیں اور یہ علامتیں جس طرح پوری ہوئیں اور اپنوں اور غیروں نے جس طرح ذکر کیا اور انہوں نے محسوس کیا اس کی بعض مثالیں مَیں پیش کروں گا۔

سب سے پہلے تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے الفاظ میں اس پیشگوئی کے الفاظ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’پیشگوئی جو خود اس احقر سے متعلق ہے آج 20 رفروری 1886ء میں جو مطابق پندرہ جمادی الاول ہے برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصّل رسالہ میں درج ہوگی۔‘‘ (یعنی بعد میں) ’’انشاء اللہ تعالیٰ‘‘۔ فرمایا کہ ’’پہلی پیشگوئی بالہام اللہ تعالیٰ و اِعلامہٖ عزّوجلّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جلّ شانہٗ و عزّ اِسمہٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تُو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔ اور تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ قادر ہے) ’’اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک (لڑکا) تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا‘‘۔ (یعنی آپ کی جسمانی اولاد ہوگی۔ اور آپ کی نہ صرف جسمانی اولاد ہوگی بلکہ آپ ہی کی اولاد ہوگی) فرمایا کہ ’’خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رِجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا...... دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مَظْھَرُ الْاَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْھَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ۔ کَاَنَّ اللّٰہَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّا۔‘‘

(آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 647)

تو یہ مصلح موعود کی پیشگوئی کے الفاظ تھے۔ پھر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے بارے میں اس پیشگوئی کے حوالے سے آپ فرماتے ہیں کہ

’’ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہو گیا تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی اور بار بار ان کو کہا گیا کہ 20 رفروری 1886ء میں یہ بھی ایک پیشگوئی ہے کہ

بعض لڑکے فوت بھی ہونگے۔ پس ضرور تھا کہ کوئی لڑکا خوردسالی میں فوت ہوجاتا۔ تب بھی وہ لوگ اعتراض سے باز نہ آئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا دوسرا نام محمود ہے۔'' آپ فرماتے ہیں ''وہ اگرچہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے۔'' (اب یہ اعلان آپ ستمبر 1888ء میں فرمارہے ہیں کہ اگرچہ وہ اب تک جو یکم ستمبر 1888ء ہے) '' پیدا نہیں ہوا مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین آسمان ٹل سکتے ہیں پر اسکے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں''۔ فرمایا کہ ''یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صفحہ سات کی جسکے مطابق جنوری 1889ء میں لڑکا پیدا ہوا جس کا نام محمود رکھا گیا اور اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے اور سترھویں سال میں ہے''۔ (حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 374-373)

پہلے جو مَیں نے بتایا تھا وہ پہلے کی ایک تحریر ہے۔ پھر بعد میں آگے ''حقیقۃ الوحی'' میں آپ نے جو لکھا ہے وہ مَیں نے بیان کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس بارے میں اَور بھی حوالے ہیں۔ لیکن مزید حوالوں کی بجائے اب مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا آپ کے مقام کے بارے میں کیا خیال تھا، اس بارے میں ایک روایت پیش کرتا ہوں۔

پیر منظور محمد صاحب بیان کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی وفات سے چھ ماہ قبل حضرت پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسرنا القرآن نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے آج حضرت اقدس علیہ السلام کے اشتہارات پڑھ کر پتا مل گیا کہ پسر موعود میاں صاحب ہی ہیں۔ (یعنی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔) اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے فرمایا۔ ہمیں تو پہلے ہی سے معلوم ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ ہم میاں صاحب کے ساتھ کس خاص طرز سے ملا کرتے ہیں اور ان کا ادب کرتے ہیں''۔ پیر صاحب موصوف نے یہی الفاظ لکھ کر تصدیق کے لئے پیش کئے تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس پر تحریر فرمایا۔ ''یہ لفظ مَیں نے برادرم پیر منظور محمد سے کہے ہیں''۔ (اور پھر دستخط فرمائے۔) ''نور الدین 10/ستمبر 1913ء۔''

آپ فرماتے ہیں کہ 11/ستمبر 1913ء کی شام کے بعد (اوپر والے واقعہ کے اگلے روز جو بیان کیا گیا ہے) حضرت خلیفۃ المسیح گھر میں چارپائی پر لیٹے ہوئے تھے مَیں پاؤں سہلانے لگ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد بغیر کسی گفتگو اور تذکرے کے خود بخود فرمایا۔'' (یعنی حضرت خلیفہ اول نے کہ) ''ابھی یہ مضمون شائع نہ کرنا۔'' (یعنی یہ بات کہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ہی اس پیشگوئی کے مصداق ہیں۔) ''جب مخالفت ہو اس وقت شائع کرنا۔'' (پسر موعود صفحہ 27۔ ماہنامہ خالد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نمبر۔ جون، جولائی 2008ء صفحہ 76-75)

ایک بزرگ مکرم غلام حسین صاحب نمبردار محلہ اراضی یعقوب شہر سیالکوٹ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو آپ کے مصلح موعود ہونے کے اعلان کے بعد لکھا کہ: ''میرے پیارے پیشوا، ہادی و رہنما حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز...... اخبار الفضل 30/جنوری پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ الحمد للہ کہ میری رؤیا کو بھی خدا تعالیٰ نے سچا کر دکھایا ہے۔'' لکھتے ہیں کہ ''حضور کو معلوم ہوگا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی زندگی میں خاکسار نے دفتر الفضل میں بموجودگی شادی خان صاحب مرحوم سیالکوٹی حضور کو مبارکباد دی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو رؤیا میں دکھلایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کے بعد آپ خلیفہ ہوں گے اور کامیاب ہوں گے اور آپ پر وحی بھی نازل ہوگی۔ یہ رؤیا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو بھی سنایا تھا اور حضور نے بہت ہی خوش ہو کر تصدیق کی تھی اور فرمایا تھا کہ اسی لئے اس کی سخت مخالفت شروع ہوگئی ہے۔ سید حامد شاہ صاحب مرحوم کو بھی یہ رؤیا سنایا تھا۔ الحمد للہ کہ حضور نے خود بھی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے''۔ (کیونکہ حضرت مصلح موعود نے یہ اعلان 1944ء میں کیا تھا۔) کہتے ہیں کہ ''ورنہ مجھ کو تو حضرت خلیفۃ المسیح اول کی زندگی میں ہی آپ کے خلیفۃ اللہ اور مصلح موعود ہونے کا حق الیقین ہو گیا تھا۔'' (الفضل قادیان جلد 32 نمبر 44 مورخہ 20 فروری 1944ء صفحہ 19)

اسی طرح ایک اور بزرگ مکرم صوفی مطیع الرحمن صاحب بنگالی، حضرت مصلح موعود کے نام اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ (مصلح موعود کا جو اعلان ہوا تھا اس کے بعد یہ انہوں نے لکھا تھا) کہ ''مَیں اپنا ایک خواب بیان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ یہ رؤیا میں نے تیس یا چوبیس سال پہلے دیکھا تھا۔ ایک دفعہ پہلے بھی حضور پُرنور کی خدمت میں لکھ چکا ہوں۔ اب حضور اقدس کے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ کرنے پر مجھے اس بات پر یقین ہو گیا کہ یہ رؤیا اس پیشگوئی کے متعلق ہے۔ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ عید کا جلسہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک نہایت ہی بلند مقام پر کھڑے ہو کر سبز چوغہ زیب تن کئے خطبہ فرما رہے ہیں۔ خطبہ ختم ہونے پر جب میں مصافحہ کے لئے بڑھا تو دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہیں بلکہ حضور انور ہیں۔'' (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں) ''یہ خواب مَیں نے اپنے مکرم کپتان ڈاکٹر بدر الدین صاحب اور اپنے بھائی جناب مولوی ظلّ الرحمن صاحب مبلغ بنگال کی خدمت میں بیان کیا۔ مولوی ظلّ الرحمن صاحب نے بتایا کہ تم کو حضرت امیر المؤمنین کے متعلق پیشگوئی کہ ''حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا'' دکھائی گئی۔'' (الفضل قادیان جلد 32 نمبر 199 مورخہ 25 اگست 1944ء صفحہ 2) (پیشگوئی کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا)

اسی طرح حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی کا بیان ہے کہ ''ہم نے بارہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ بار بار سنا ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ وہ لڑکا جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے وہ میاں محمود ہی ہیں۔ اور ہم نے آپ سے یہ بھی سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ ''میاں محمود میں اس قدر دینی جوش پایا جاتا ہے کہ مَیں بعض اوقات ان کے لئے خاص طور پر دعا کرتا ہوں۔''

(الحکم 28 دسمبر 1939، ماہنامہ خالد سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نمبر، جون، جولائی 2008ء صفحہ 38)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب تک اللہ تعالیٰ نے نہیں کہا آپ نے مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور جب آپ کو واضح طور پر اعلان کرنے کا اِذن دیا گیا تب آپ نے اعلان کیا۔ اُس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ: ''اس میں شبہ نہیں کہ اس موعود فرزند کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو علامات بیان فرمائی ہیں ان میں سے کئی ایک کے پورا ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کے بہت سے لوگ یہ کہتے تھے کہ یہ پیشگوئی میرے ہی متعلق ہے مگر مَیں ہمیشہ یہی کہتا تھا کہ جب تک اللہ تعالیٰ مجھے یہ حکم نہ دے کہ مَیں کوئی ایسا اعلان کروں، مَیں نہیں کروں گا۔ آخر وہ دن آ گیا جب خدا تعالیٰ نے میری زبان سے اس کا اعلان کرانا تھا۔''

(الفضل قادیان جلد 49/14 نمبر 40 مورخہ 19 فروری 1960ء صفحہ 7)

پھر آپ نے اعلان کے وقت جلسہ ہوشیار پور میں فرمایا کہ ''مَیں خدا کے حکم کے ماتحت قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ خدا نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق آپ کا وہ موعود بیٹا قرار دیا ہے جس نے زمین کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام پہنچانا ہے۔''

(الفضل قادیان جلد 47/12 نمبر 13 مورخہ 15 جنوری 1958ء صفحہ 4)

پھر لاہور کے جلسہ میں آپ نے فرمایا: ''میں اس واحد اور قہار کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے اور جس پر افترا کرنے والا اس کے عذاب سے بھی بچ نہیں سکتا کہ خدا نے مجھے اس شہر لاہور میں نمبر 13 ٹمپل روڈ پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کے مکان میں یہ خبر دی کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہوگی۔'' (الفضل قادیان جلد 47/12 نمبر 13 مورخہ 15 جنوری 1958ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی مصلح موعود میں موعود بیٹے کی جو باون یا اٹھاون نشانیاں بتائی تھیں وہ مختلف ملتی ہیں۔ بہرحال پچاس سے زائد نشانیاں ہیں اور آپ کی یہ خصوصیات اپنوں اور غیروں نے کس طرح حضرت مصلح موعود میں دیکھیں ان کا ذکر کرتا ہوں۔

حضرت مصلح موعود کی وفات کے وقت دمشق کے حضرت سید ابوالفرج الحصنی بیان کرتے ہیں:

کہ ''حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات سے ہمارے دلوں کو انتہائی تکلیف اور غم ہوا اور یہ وہ تکلیف ہے جس نے ہر احمدی پر المناک اثر کیا ہے۔ جماعت دمشق کو بالخصوص انتہائی حُزن و غم ہوا ہے کیونکہ جماعت دمشق حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا براہ راست لگایا ہوا پودا ہے جس کو آپ کے مبارک ہاتھوں نے ہی لگایا تھا اور اس کو آپ کی خاص توجہ اور روحانیت نے سیراب کیا تھا۔ چنانچہ یہ پودا پھلا اور پھولا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق سچ فرمایا تھا کہ ''قومیں اس سے برکت پائیں گی''۔ ہم نے آپ کی دعا کی برکت اور توجہ سے فیض الٰہی حاصل کیا''۔ لکھتے ہیں کہ ''مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ مَیں نے جب کبھی بھی حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دعا کی درخواست کی تو مَیں نے اس کی قبولیت کے آثار روحانی اور مادی لحاظ سے واضح طور پر محسوس کئے اور خدائی وحی آپ کے حق میں بالکل سچی ہے۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔''

(الفضل قادیان جلد 55/20 نمبر 10 مورخہ 12 جنوری 1966ء صفحہ 5)

27/جولائی 1944ء کے الفضل میں مکرم محمد موہیل صاحب کی ایک خواب کا یوں ذکر ملتا ہے کہ محمد موہیل صاحب احمدی نے کمال ڈیرہ سے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار محمد اکرم صاحب کا حسب ذیل خواب تحریر کیا۔ یہ صاحب جو ابھی تک احمدی نہیں ہوئے تھے لکھتے ہیں کہ جب حضور 1936ء میں نوابشاہ تشریف فرما ہوئے۔ اس سے ایک رات قبل میں نے دیکھا کہ نوابشاہ کے چکرا (گول دائرے کا بازار ہے) اسٹیشن کی طرف سے مغرب کی طرف ایک شخص شیر پر سوار ہو کر آ رہا ہے۔ جب میرے قریب آیا تو دیکھا کہ اس کے جسم مبارک پر قرآن مجید کی آیتیں لکھی ہوئی ہیں۔ میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ حضرت مرزا محمود احمد قادیانی ہے۔ پھر میں نے پوچھا کہ وہ کیسا ہے؟ جواب دیا کہ دنیا میں سب سے بڑے ولی اللہ ہیں۔'' (الفضل قادیان جلد 32 نمبر 174 مورخہ 27 جولائی 1944ء صفحہ 4)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کی صداقت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے غیروں سے بھی کروایا۔ چنانچہ ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خان صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے قبل 'اظہارِ حق' کے عنوان سے ایک ٹریکٹ میں لکھا۔ آپ کو (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو) اطلاع ملتی ہے کہ ''مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریّت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے''۔ لکھتے ہیں کہ ''اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچے ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرنے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے حکیم نور الدین صاحب کو خلیفہ تسلیم کرلیا جس پر مخالفین نے محوّلہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا''۔ (حضرت خلیفہ اول بنے تو پیشگوئی کا مذاق اڑایا کہ دیکھو کہتے تھے بیٹا ہوگا۔ بیٹا تو بنا نہیں) ''لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے''۔ (یہ غیر احمدی لکھ رہے ہیں۔ احمدی نہیں ہیں۔) ''اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانے میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی۔ لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی

نسبت دوگنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھیں‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’الغرض آپ کی ذریّت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا‘‘ (پیشگوئی کے مطابق وہ جماعت کے لئے قائم کیا گیا) ’’اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی‘‘۔ (تاریخ احمدیت جلد اوّل۔ صفحہ 286-287۔ مطبوعہ قادیان 2007ء)

پھر ہندوستان کے ایک غیر مسلم سکھ صحافی اَرجن سنگھ ایڈیٹر ’’رنگین‘‘ (امرتسر) نے تسلیم کیا۔ کہتے ہیں ’’مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی کہ

بشارت دی کہ اِک بیٹا ہے تیرا — جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا — دکھاؤں گا کہ اِک عالَم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی — فَسُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

لکھتے ہیں کہ ’’یہ پیشگوئی بیشک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ مرزا بشیر الدین محمود کوئی بڑے عالم وفاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہوگا، ضرور کسی روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جاسکتا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایک دعویٰ کر کے گدّی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہوسکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر رہے گا۔ لیکن یہ خیال باطل ہے۔ اس لئے کہ میرزا صاحب نے خلافت کی یہ شرط نہیں رکھی کہ وہ ضرور مرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اوّل ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا میرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اوّل کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہوجاتے۔ چنانچہ اس موقع پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے۔ لیکن اکثریت نے مرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہوگئے‘‘۔ لکھتے ہیں کہ ’’اب سوال یہ ہے کہ اگر بڑے میرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہوگا۔ جس وقت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقعہ ایسا ثابت ہوا ہے کہ اس نے ایک عالم میں تغیّر پیدا کر دیا ہے۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 286 تا 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

اس وقت کے جو جماعتی حالات تھے اور اس وقت جو دنیا کے موجود ذرائع جماعت کے پاس تھے وہ آج کی طرح نہیں تھے۔ گو آج بھی ہمارے پاس ہر طرح کے وسائل نہیں لیکن پھر بھی ان حالات سے بہت بہتر ہیں۔ لیکن ان حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت سے دنیا میں تقریباً 50 سے زائد ممالک میں احمدیت کا پودا لگا۔ جماعتیں قائم ہوئیں۔ اور تقریباً ہر براعظم میں جماعت قائم ہوئی۔ یہ حضرت مصلح موعود کی پیشگوئی کے مطابق اسلام کا پھیلنا اور آپ کی اولوالعزمی کا نتیجہ تھا۔

پھر پسر موعود کی آمد کا مقصود یہ تھا کہ ’’تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو‘‘۔ برصغیر پاک وہند کے مشہور مسلم لیڈر اور ایک شعلہ نوا شاعر زمیندار رسالہ کے مولوی ظفر علی خان صاحب نے کھلے لفظوں میں اعتراف کرتے ہوئے اپنے لوگوں کو کہا کہ ’’کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے؟ ...... تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا...... مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارے پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے...... مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔‘‘ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

پسرِ موعود سے متعلق وعدہ الٰہی تھا کہ وہ ’’اولوالعزم‘‘ ہوگا۔ نیز یہ کہ ’’وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا‘‘۔ چنانچہ ہندوستان کے نامور صوفی خواجہ حسن نظامی دہلوی نے آپ کی قلمی تصویر کھینچتے ہوئے حضرت مصلح موعود کے بارے میں لکھا ہے کہ ’’اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔ انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئ جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔ سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل وفہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں۔ یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 288 مطبوعہ قادیان 2007ء)

پسر موعود کے متعلق ایک اہم خبر یہ دی گئی تھی کہ ’’وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘۔ یہ پیشگوئی بھی مختلف رنگ میں پوری ہوتی رہی اور اس طرح بھی پوری ہوتی ہے کہ انسانی عقل کو ورطۂ حیرت میں ڈال دیا۔ تحریک آزادئ کشمیر اس پر شاہد ہے کیونکہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کا سہرا آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے سر ہے اور یہ مشہور کمیٹی حضرت مصلح موعود کی تحریک اور ہندو پاکستان کے بڑے بڑے مسلم زعماء مثلاً سر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر سر محمد اقبال، خواجہ حسن نظامی دہلوی، سید حبیب مدیر اخبار سیاست وغیرہ کے مشورے سے 25/ جولائی 1931ء کو شملہ میں قائم ہوئی۔ اور اس کی صدارت خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو سونپی گئی۔ آپ کی کامیاب قیادت کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانانِ کشمیر جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم ہو کر غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے ایک نہایت قلیل عرصہ میں آزادی کی فضا میں سانس لینے لگے۔ ان کے سیاسی اور معاشی حقوق تسلیم کئے گئے۔ ریاست میں پہلی دفعہ اسمبلی قائم ہوئی اور تقریر وتحریر کی آزادی کے ساتھ انہیں اس میں مناسب نمائندگی ملی۔ جس پر مسلم پریس نے حضرت مصلح موعود کے شاندار کارناموں کا اقرار کرتے ہوئے آپ کو خراج تحسین ادا کرتے ہوئے یہاں تک لکھا کہ ’’جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔ اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔‘‘ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد اوّل صفحہ 289 مطبوعہ قادیان 2007ء)

مولانا محمد علی جوہر صاحب نے (یہ بہت بڑے سیاستدان بھی تھے۔ عالم بھی تھے۔) اپنے اخبار ہمدرد 26/ستمبر 1927ء میں لکھا کہ ’’ناشکری ہوگی کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اس وقت اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف مسلمانوں کی تنظیم، تبلیغ وتجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں۔ اور وہ وقت دُور نہیں جبکہ اس منظم فرقے کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدمتِ اسلام کے بلند بانگ دور باطن ہیچ دعاوی کے خُوگر ہیں مشعل راہ ثابت ہوگا‘‘۔

(ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعودؓ نمبر۔ جون، جولائی 2008ء صفحہ 321-320)

انہوں نے کہا تم مولوی صرف بیٹھے منبروں پر بیٹھے دعوے کرتے ہیں لیکن یہ لوگ کام کرتے ہیں۔

پھر ایک مشہور مفسّر قرآن علامہ عبدالماجد دریا آبادی مدیر ’صدق جدید‘ نے حضرت مصلح موعود کی وفات پر ایک شذرہ تحریر کیا جس میں حضرت مصلح موعود کی خدمت قرآن کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’قرآن وعلومِ قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ تعالیٰ انہیں صلہ دے۔ علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح وتبیین وترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند وممتاز مرتبہ ہے‘‘۔

(صدق جدید لکھنؤ 18 نومبر 1965ء۔ سوانح فضل عمر جلد 3 صفحہ 168)

ایک امریکن پادری ایک دفعہ قادیان آیا۔ یہ بھی علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کی ایک مثال ہے۔ 1914ء کی بات ہے۔ اس نے بعض احمدیوں کے سامنے چند مذہبی سوالات پیش کئے جو نہایت اہم تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ مَیں امریکہ سے چل کر یہاں تک آیا ہوں اور مَیں نے کئی علماء کے سامنے یہ سوال کئے ہیں مگر ان سوالوں کے تسلی بخش جواب نہیں مل سکے۔ مَیں یہاں ان سوالوں کو آپ کے خلیفہ کے سامنے پیش کرنے کے لئے آیا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں؟ مولوی عمر دین شملوی صاحب بیان کرتے ہیں کہ سوالات اتنے پیچیدہ اور عجیب قسم کے تھے کہ انہیں سن کر مجھے یقین ہوگیا کہ حضرت صاحب ابھی بالکل نوجوان ہیں اور الٰہیات کی کوئی باقاعدہ تعلیم بھی انہوں نے نہیں پائی۔ عمر بھی چھوٹی ہے اور واقفیت بھی بہت تھوڑی ہے۔ وہ ان سوالوں کا جواب ہرگز نہیں دے سکیں گے اور اس طرح سلسلہ احمدیہ کی بڑی بدنامی اور سُبکی ہوگی۔‘‘ (ساری دنیا میں سُبکی ہوجائے گی) ’’کیونکہ جب حضرت صاحب اس کے سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو یہ امریکن پادری واپس جا کر ساری دنیا میں اس امر کا پراپیگنڈہ کرے گا کہ احمدیوں کا خلیفہ کچھ بھی نہیں جانتا اور عیسائیت کے مقابلے میں ہرگز نہیں ٹھہر سکتا۔ وہ صرف نام کا خلیفہ ہے۔ ورنہ علمیت خاک بھی نہیں رکھتا۔‘‘ (یہ مولوی صاحب کا خیال تھا تو کہتے ہیں) ’’اس صورت حال سے مَیں کافی پریشان ہوا اور مَیں نے اس بات کی کوشش کی کہ وہ امریکن پادری حضرت صاحب سے نہ ملے اور ویسے ہی واپس چلا جائے مگر مجھے اس کوشش میں ناکامی ہوئی۔ وہ اس بات پر مصر تھا کہ مَیں نے ضرور مل کر جانا ہے۔ کہتے ہیں ناچار مَیں حضرت صاحب کے پاس گیا۔ بتایا کہ امریکن پادری آیا ہے اور کچھ سوالات پوچھنا چاہتا ہے۔ اب کیا کریں۔ اس پر حضرت صاحب نے بغیر توقّف کے فرمایا۔ تو بلالو اسے۔ کہتے ہیں بہرحال مَیں اس کو لے کر حاضر ہوگیا۔ ان دونوں کے درمیان ترجمان میں ہی تھا۔ کہتے ہیں امریکن پادری نے کچھ رسمی گفتگو کے بعد اپنے سوالات حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کئے جن کا ترجمہ میں نے آپ کو سنا دیا اور حضرت مصلح موعود نے

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہوجاؤ
اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔ (مسند احمد بن حنبل)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور
ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

نہایت سکون کے ساتھ ان سب سوالوں کو سنا اور پھر فوراً ان کے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے کہ مَیں سن کر حیران ہو گیا۔ مجھے ہر گز بھی یقین نہ تھا کہ ان سوالوں کے حضرت صاحب پُر معارف اور بے نظیر جواب دے سکیں گے۔ جب مَیں نے یہ جوابات انگریزی میں امریکن پادری کو سنائے تو وہ بھی حیران ہو گیا اور کہنے لگا کہ مَیں نے آج تک ایسی معقول گفتگو اور ایسی مدلّل تقریر کسی کے منہ سے نہیں سنی۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا خلیفہ بہت بڑا اسکالر ہے اور مذاہب عالم پر اس کی نظر بہت گہری ہے۔ یہ کہہ کر اس نے بڑے ادب سے حضرت صاحب کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور واپس چلا گیا۔ (ماخوذ از ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعودؓ نمبر۔ جون، جولائی 2008ء صفحہ 320-319)

فروری 1945ء میں حضرت مصلح موعود نے احمدیہ ہاسٹل لاہور میں ’اسلام کا اقتصادی نظام‘ کے نام پر ایک پُر شوکت لیکچر دیا۔ دنیاوی علوم کا بھی ان کو ایک خاص ملکہ تھا۔ لیکچر کے بعد صدر جلسہ جناب لالہ رام چند مچندہ صاحب نے ایک مختصر تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ ”مَیں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں کہ مجھے ایسی قیمتی تقریر سننے کا موقع ملا اور مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ تحریک احمدیت ترقی کر رہی ہے اور نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ جو تقریر اس وقت آپ لوگوں نے سنی ہے اس کے اندر نہایت قیمتی اور نئی نئی باتیں حضور نے بیان فرمائی ہیں۔ مجھے اس تقریر سے بہت فائدہ ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں نے بھی ان قیمتی معلومات سے بہت فائدہ اٹھایا ہوگا۔ مجھے اس بات سے بھی بہت خوشی ہوئی ہے کہ اس جلسہ میں نہ صرف مسلمان بلکہ غیر مسلم بھی شامل ہوئے ہیں۔ اور مجھے خوشی ہوئی ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کے تعلقات بہتر ہو رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے بہت سے معزز دوستوں سے مجھے تبادلہ خیالات کا موقع ملتا رہتا ہے۔ یہ جماعت اسلام کی وہ تفسیر کرتی ہے جو اس ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔ پہلے تو مَیں سمجھتا تھا اور یہ میری غلطی تھی کہ اسلام صرف اپنے قوانین میں مسلمانوں کا ہی خیال رکھتا ہے۔ غیر مسلموں کا کوئی لحاظ نہیں رکھتا۔ مگر آج حضرت امام جماعت احمدیہ کی تقریر سے معلوم ہوا کہ اسلام تمام انسانوں میں مساوات کی تعلیم دیتا ہے اور مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہے مَیں غیر مسلم دوستوں سے کہوں گا کہ اس قسم کے اسلام کی عزت اور احترام کرنے میں آپ لوگوں کو کیا عذر ہے؟ آپ لوگوں نے جس سنجیدگی اور سکون سے اڑھائی گھنٹے تک حضور کی تقریر سنی ہے اگر کوئی یورپین اس بات کو دیکھتا تو حیران ہوتا کہ ہندوستان نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ جہاں مَیں آپ لوگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں (اس بات پر) کہ آپ لوگوں نے سکون کے ساتھ تقریر کو سنا وہاں میں اپنی طرف سے اور آپ سب لوگوں کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا بار بار اور لاکھ لاکھ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنی نہایت ہی قیمتی معلومات سے پُر تقریر سے ہمیں مستفید فرمایا۔

(ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 10 صفحہ 496-495 مطبوعہ قادیان 2007ء)

جناب اختر اورینوی صاحب (ایم۔اے صدر شعبہ اردو۔ پٹنہ یونیورسٹی)، پروفیسر عبدالمنان بیدل صاحب (سابق صدر شعبہ فارسی) کے تفسیر کبیر کے بارے میں اپنا ایک چشم دید واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ”میں نے یکے بعد دیگرے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تفسیر کبیر کی چند جلدیں پروفیسر عبدالمنان بیدل سابق صدر شعبہ فارسی پٹنہ کالج پٹنہ و حال پرنسپل شبینہ کالج پٹنہ کی خدمت میں پیش کیں اور وہ ان تفسیروں کو پڑھ کر اتنے متاثر ہوئے کہ انہوں نے مدرسہ عربیہ شمس الھدیٰ پٹنہ کے شیوخ کو بھی تفسیر کی بعض جلدیں پڑھنے کے لئے دیں اور ایک دن کئی شیوخ کو بلوا کر انہوں نے ان کے خیالات دریافت کئے۔ (ایک پیشگوئی تھی علوم قرآن سے بھی پُر کیا جانا) ایک شیخ نے کہا کہ فارسی تفسیروں میں ایسی تفسیر نہیں ملتی۔ پروفیسر عبدالمنان صاحب نے پوچھا کہ عربی تفسیروں کے متعلق کیا خیال ہے؟ شیوخ خاموش رہے۔ کچھ دیر کے بعد ان میں سے ایک نے کہا کہ پٹنہ میں ساری عربی تفسیریں ملتی نہیں ہیں۔ مصر اور شام کی ساری تفاسیر کے مطالعہ کے بعد ہی صحیح رائے قائم کی جاسکتی ہے۔ پروفیسر صاحب نے قدیم عربی تفسیروں کا تذکرہ شروع کیا اور فرمایا کہ مرزا محمود کی تفسیر کے پائے کی ایک تفسیر بھی کسی زبان میں نہیں ملتی۔ آپ جدید تفسیریں بھی مصر اور شام سے منگوا لیجئے اور چند ماہ بعد مجھ سے باتیں کیجئے۔ عربی اور فارسی کے علماء مبہوت رہ گئے۔“ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 9 صفحہ 159-158 مطبوعہ قادیان 2007ء)

قریشی عبدالرحمن صاحب سکھر حضور کی سحر انگیز علمی شخصیت کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضور کے سکھر کے قیام کے دوران سب دوست اپنے غیر از جماعت دوستوں کو ملانے لاتے تھے۔ میں ایک دوست کو جو اکثر اپنے علم کی ڈینگیں مارتے تھے، ملانے لایا حضور مجلس میں تشریف فرما تھے۔ دوست بعض سوالات کرتے تھے حضور جواب دیتے تھے۔ مگر وہ شخص شروع سے آخر تک خاموش ہی رہا۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو میں نے اس سے پوچھا کہ آپ نے کوئی سوال نہیں پوچھا؟ اس نے بھی بے ساختہ کہا کہ یہاں بولنا گویا اپنی پردہ دری کرنے والی بات تھی۔ وہ ایک شدید مخالف تھا مگر حضور کی گفتگو اتنی مؤثر تھی کہ اس نے کہا کہ مَیں تو یہی سمجھتا رہا کہ مَیں یہاں سے اپنا ایمان سلامت لے جاؤں تو بڑی بات ہے۔“ سوال کرنا تو دُور کی بات ہے۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 553)

ایک ہفتہ وار اخبار ”پارس“ کے ایڈیٹر لالہ کرم چند کچھ اخبار نویسوں کے ساتھ قادیان گئے اور حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہت متاثر ہو کر واپس آئے اور اپنی اخبار میں اس کے متعلق مضمون بھی لکھے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم تو ظفر اللہ خان کو بڑا آدمی سمجھتے تھے۔ (یعنی چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ان دنوں وائسرائے کے ایگزیکٹو کونسل کے ممبر بھی تھے) مگر بشیر الدین محمود احمد صاحب کے سامنے اس کی حیثیت ایک طفل مکتب کی ہے۔ وہ ہر معاملے میں ان سے بہتر رائے رکھتے ہیں (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تو حیثیت بہت بلند ہے اور بہت بہتر رائے رکھتے ہیں) اور بہترین دلائل پیش کرتے ہیں۔ اس میں بے پناہ تنظیمی قابلیت ہے۔ ایسا آدمی بآسانی کسی ریاست کو بامِ عروج تک لے جاسکتا ہے۔“ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 558)

ایک علم دوست بزرگ جلسہ قادیان میں شامل ہوئے۔ انہوں نے حضرت مصلح موعود اور آپ کے پیروکاروں کے متعلق اپنے تاثرات بیان کئے۔ کہتے ہیں ”مَیں نے ایک اور بات جسے غور کے ساتھ دیکھا وہ یہ تھی کہ سارا گروہ، سارا سلسلہ، سارا ہجوم، سارا انبوہ اس پاک نفس خلیفہ کی ایک چھوٹی انگلی کے اشارے پر چل رہا تھا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کے متعلق اس نتیجہ پر پہنچا کہ یہ شخص قلم کا دھنی بھی ہے۔ تقریر کا اعلیٰ درجہ کا مالک بھی ہے۔ اور تنظیم کا اعلیٰ درجہ کا گورنر بھی ہے“۔ (ماخوذ از سوانح فضل عمر جلد 5 صفحہ 538)

علامہ نیاز فتح پوری صاحب تفسیر کبیر جلد سوم کے مطالعہ کے بعد لکھتے ہیں کہ تفسیر کبیر جلد سوئم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہِ غائر سے دیکھ رہا ہوں اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل اور نقل کو بڑے حُسن سے ہم آہنگ کر دیا گیا ہے۔ آپ کی تبحّر علمی، آپ کی وُسعتِ نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست، آپ کا حُسنِ استدلال آپ کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک اس سے بے خبر رہا۔ کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورۃ ھود کی تفسیر حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا۔ آپ نے ھٰؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسّرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 7، تعارف)

پس اپنوں اور غیروں کے حضرت مصلح موعود کے بارے میں جو تأثرات ہیں وہ آپ سے مل کر آپ کی شخصیت کا جو گہرا اثر اُن پر ہوتا تھا اور آپ کی خصوصیات کا جب علم ہوتا تھا وہ ہر ایک کو حیرت میں ڈال دیتا تھا۔ پیشگوئی کی صداقت کا یہ سب کھلا اظہار ہے۔ ان جلسوں میں جو آجکل ہو رہے ہیں پیشگوئی کا ذکر اور آپ کے کارہائے نمایاں کی باتیں سن کر جہاں ہمیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درجات کے بڑھتے چلے جانے کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں وہاں اپنی حالتوں کے جائزے بھی لینے چاہئیں کہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عزم کے ساتھ ہر فرد جماعت کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو نکھارنا اور استعمال کرنا ضروری ہے۔ اگر ہم یہ کریں گے تو ہم احمدیت کی ترقی کو اپنی زندگیوں میں پہلے سے بڑھ کر پورا ہوتے دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

مَیں خدا تعالیٰ کے ان تمام الہامات پر جو مجھے ہو رہے ہیں
ایسا ہی ایمان رکھتا ہوں جیسا کہ توریت اور انجیل اور قرآن مقدس پر ایمان رکھتا ہوں
اور مَیں اس خدا تعالیٰ کو جانتا اور پہچانتا ہوں جس نے مجھے بھیجا ہے

(تبلیغ رسالت، جلد ہشتم، صفحہ 64)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالبِ دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

تمہارا مطمح نظر فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو!

اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27/ اکتوبر 2017 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو کیا مطمح نظر عطا فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مومنوں کو فرماتا ہے کہ تمہارا مطمح نظر ہمیشہ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ہونا چاہئے یعنی تم نیکیوں میں ہمیشہ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

سوال اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہترین مخلوق کسے قرار دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نیک اعمال کرنے والوں کو بہترین مخلوق قرار دیا ہے، جیسا کہ فرمایا: اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ یعنی یقیناً وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے یہی ہیں جو بہترین مخلوق ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ اپنا فرض ادا کرے اور اعمال صالحہ میں ترقی کرے۔ اعمال صالحہ میں ترقی کرنا، نیک کام کرنا، نیکیاں بجا لانا ہی ایک مسلمان کو، ایک مومن کو حقیقی مومن بناتا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیکی کی کیا تعریف فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: نیکی ایک زینہ ہے اسلام اور خدا کی طرف چڑھنے کا۔ مثلاً عین کھانے کے وقت دروازے پر آ کر فقیر نے صدا کی اور روٹی مانگی۔ کہا کہ باسی روٹی سائل کو دے دو۔ کیا یہ نیکی ہوگی؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا طعام کہتے ہی پسندیدہ طعام کو ہیں۔ سڑا ہوا باسی طعام نہیں کہلاتا۔ الغرض تازہ اور لذیذ کھانا فقیر کی صدا پر نکال دے تو یہ تو نیکی ہے۔

سوال حقیقی نیکی کس طرح پیدا ہوسکتی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: حقیقی نیکی کے واسطے یہ ضروری ہے کہ خدا کے وجود پر ایمان ہو۔ درستی اخلاق کے واسطے ایسی ہستی پر ایمان کا ہونا ضروری ہے جو ہر حال اور ہر وقت میں اس کے نگران اور اس کے اعمال اور افعال اور اس کے سینہ کے بھیدوں کی شاہد ہے

سوال حضرت مسیح موعودؑ نے حقیقی نیکی کی کیا تعریف فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: نیکی اتنی نہیں ہے کہ ایک شخص کہے کہ مَیں نیک ہوں اس لئے کہ مَیں نے کسی کا مال نہیں لیا نقب زنی نہیں کی چوری نہیں کرتا بدنظری اور زنا نہیں کرتا ایسی نیکی عارف کے نزدیک ہنسی کے قابل ہے۔ اصلی اور حقیقی نیکی یہ ہے کہ نوع انسان کی خدمت کرے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں کامل صدق اور وفاداری دکھلائے اور اس کی راہ میں جان تک دے دینے کو تیار ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام کس چیز کا نام ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ نیکیاں بطور غذا کے ہیں جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں۔

سوال خدا تعالیٰ پر ایمان کا معیار کیسا ہونا چاہئے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: خدا تعالیٰ پر ایمان کا معیار کیسا ہونا چاہئے۔ یہ معیار تبھی حاصل ہوگا جب انسان کا ظاہر و باطن ایک ہو۔ صرف ظاہری ایمان نہ ہو بلکہ جس طرح یہ یقین ہے کہ ایک زہر نقصان کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات پر یہ یقین ہونا چاہئے کہ اگر میں برائیاں کروں گا تو اللہ تعالیٰ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے مجھے سزا ملے گی۔

سوال دراصل نیک کون ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: دراصل نیک وہی ہے جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو اور جس کا دل اور باہر ایک ہے وہ زمین پر فرشتے کی طرح چلتا ہے (جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے۔ جو دل میں ہے وہ ظاہر ہے تو پھر اس کی نیکی کا معیار ایسا ہوگیا کہ وہ فرشتہ بن گیا۔)

سوال ہر ایک نیکی اور پاکبازی کی اصلی جڑ کیا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ہر ایک پاک بازی اور نیکی کی اصلی جڑ خدا تعالیٰ پر ایمان لانا ہے۔ جس قدر انسان کا ایمان باللہ کمزور ہوتا ہے اسی قدر اعمال صالحہ میں کمزوری اور سستی پائی جاتی ہے۔ لیکن جب ایمان قوی ہو اور اللہ تعالیٰ کو اس کی تمام صفات کاملہ کے ساتھ یقین کر لیا جائے اسی قدر عجیب رنگ کی تبدیلی انسان کے اعمال میں پیدا ہو جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ پر ایمان رکھنے والا گناہ پر قادر نہیں ہوسکتا۔

سوال نفس مطمئنّہ کے ذریعہ انسان کو کیا روحانی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جب ایک انسان نفسِ مطمئنّہ کی حالت میں ہوتا ہے تو اس کی آنکھوں میں گناہ کی قوت نہیں رہتی۔ اس کی ساری طاقتوں پر جن سے گناہ صادر ہوسکتا تھا ایک موت واقع ہو جاتی ہے۔ وہ بالکل ایک میّت کی طرح ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے تابع ہوتا ہے۔ یہ وہ حالت ہوتی ہے جب خدا تعالیٰ پر سچا ایمان ہو۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کامل اطمینان اسے دیا جاتا ہے۔

سوال ہماری جماعت کا پہلا فرض کیا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: ہماری جماعت کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر سچا ایمان حاصل کریں۔

سوال انسان کے لیے کون سی دو باتیں ضروری ہیں جن سے وہ کامل بن سکتا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: انسان کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ بدی سے بچے اور نیکی کی طرف دوڑے۔ اور نیکی کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ترکِ شر۔ دوسرا اِفاضۂ خیر۔ ترکِ شر سے انسان کامل نہیں بن سکتا۔ جب تک اس کے ساتھ افاضۂ خیر نہ ہو۔ یعنی دوسروں کو نفع بھی پہنچائے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بدیوں سے بچنے کے کون سے دو مرحلے بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: پہلا مرحلہ بدیوں سے بچنے کا خدا تعالیٰ کی جلالی صفات کی تجلّی سے حاصل ہوتا ہے اور دوسرا مرتبہ خدا تعالیٰ کی جمالی تجلّی سے ملتا ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کی طرف سے قوت اور طاقت نہ ملے جس کو اسلامی اصطلاح کے موافق روح القدس کہتے ہیں کچھ بھی نہیں ہوتا ہے۔ اس کے نزول کے ساتھ ہی دل میں ایک سکینت آتی ہے اور طبیعت میں نیکی کے ساتھ ایک محبت اور پیار پیدا ہو جاتا ہے۔

سوال نیکی سے پیار کرنے والے انسان کو کیا انعامات حاصل ہوتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: جیسے لذیذ چیز بچہ بھی شوق سے کھا لیتا ہے اسی طرح جب خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جاتا ہے اور اس کی پاک روح اس پر اترتی ہے پھر نیکیاں ایک لذیذ اور خوشبو دار شربت کی طرح ہوتی ہیں۔ وہ خوبصورتی جو نیکیوں کے اندر موجود ہے اس کو نظر آنے لگتی ہے اور بے اختیار ہو ہو کر ان کی طرف دوڑتا ہے۔ اس وقت تازہ بتازہ انوار اس کو ملتے ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے روحانی ترقیات کی انتہا کسے قرار دیا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: انسان اپنی ترقی کی انتہا اسی کو نہ سمجھ لے کہ کبھی کبھی اس کے اندر رقّت پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ کوئی روحانیت کی ترقی نہیں ہے۔ روحانیت کی ترقی تبھی ہے جب بدیوں سے پورے طور پر انسان بچے اور نیکیوں کو مکمل طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اختیار کرے۔

سوال انسان جو نیکیاں کرتا ہے اس کے کتنے حصے ہوتے ہیں؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: انسان جس قدر نیکیاں کرتا ہے اس کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک فرائض۔ دوسرے نوافل۔ فرائض یعنی جو انسان پر فرض کیا گیا ہو جیسے قرضہ کا اتارنا۔ ان فرائض کے علاوہ ہر ایک نیکی کے ساتھ نوافل ہوتے ہیں۔ جیسے احسان کے مقابل احسان کے علاوہ اَور احسان کرنا۔ یہ نوافل ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کسی نے اعتراض کیا کہ آپ پلاؤ بھی کھاتے ہیں، اس کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے کیا جواب دیا؟

جواب حضرت خلیفہ اوّل نے کہا کہ میں نے تو کہیں نہیں پڑھا، نہ قرآن میں نہ حدیث میں کہ اچھا کھانا کھانا نبیوں کو جائز نہیں حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک صحابی کو فرمایا تھا میں اچھا کھانا بھی کھاتا ہوں۔ میں اچھے کپڑے بھی پہنتا ہوں۔ میں نے شادیاں بھی کی ہیں۔ میری اولاد بھی ہے۔ میں سوتا بھی ہوں۔ میں عبادت بھی کرتا ہوں۔ پس یہ میری سنت ہے جس پر تمہیں چلنا چاہئے۔

سوال نیکی کے دائرے کو کس قدر وسیع کرنا چاہئے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔ نہیں۔ مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہندو ہو یا مسلمان یا کوئی اور۔ مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے کن احباب جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان کیے؟

جواب حضور انور نے مکرم حامد مقصود عاطف صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم پروفیسر مسعود احمد عاطف صاحب، مکرم علی سعیدی موسیٰ صاحب سابق امیر جماعت تنزانیہ اور مکرمہ نصرت بیگم صادقہ صاحبہ گرمولہ ورکاں حال ربوہ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان کے اوصاف حمیدہ بیان کیے اور نماز جمعہ کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ 2005

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی اور مبلغین سلسلہ (جرمنی) کے ساتھ الگ الگ میٹنگز میں کارکردگی کا جائزہ اور نہایت اہم تفصیلی ہدایات، ایک تفریحی پروگرام

ڈنمارک میں ورود مسعود، والہانہ استقبال، TV اور اخبارات کے نمائندوں سے انٹرویو، نیشنل ٹی وی پر حضور انور کا انٹرویو

کوپن ہیگن کے شاہی چرچ کے آرچ بشپ سے ملاقات، Viking میوزیم کا وزٹ، استقبالیہ تقریب میں شمولیت اور خطاب

جماعت احمدیہ کا پیغام یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت کرو اور اس سے محبت کرنا سیکھو، اس کے بغیر وحدت کا قیام ناممکن ہے

دنیا کے 180 ممالک میں بسنے والے جماعت احمدیہ کے ممبران ملکی قوانین کے پابند اور اپنے ملک کے وفادار پُرامن شہری کے طور پر ایک نمونہ ہیں

ویلبی پارک کی سیر، دورۂ ڈنمارک کی ٹی وی اور پریس میڈیا میں کوریج

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے گزشتہ دوروں کی جو رپورٹیں اخبار بدر میں شائع ہونے سے رہ گئی ہیں، وہ قارئین کے استفادہ کیلئے شائع کی جارہی ہیں۔ (ایڈیٹر)

4 ستمبر 2005ء (بروز اتوار)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

فیملی ملاقاتیں

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ ہمبرگ شہر اور اسکے اردگرد کی جماعتوں کے 33 خاندانوں کے 160 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ بارہ بجے تک جاری رہا۔

نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کے ساتھ میٹنگ

اسکے بعد نیشنل مجلس عاملہ جماعت احمدیہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ سوا بارہ بجے شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ حضور انور نے جنرل سیکرٹری سے جماعتوں سے موصول ہونے والی ماہانہ رپورٹس کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر جنرل سیکرٹری نے بتایا کہ ریجنل امراء اپنے اپنے ریجن کی جماعتوں سے رپورٹ اکٹھی کرکے بھجواتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ریجنل امراء کا کام رپورٹس اکٹھی کرنا نہیں ہے۔ ان کا کام جماعتوں کو Active کرنا ہے۔

ریجنل امراء بحیثیت نمائندہ نیشنل امیر نگران ہیں نہ کہ امیر اور جماعتوں کے درمیان رابطہ ہیں۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ نیشنل مجلس عاملہ ہر دوسرے مہینے اپنے اجلاس میں نمازوں کی صورتحال کا جائزہ لے۔ خاص طور پر ایجنڈا میں نمازوں کے جائزہ کو رکھیں۔ لوکل لیول پر بھی تمام جماعتوں میں مجالس عاملہ نمازوں کے بارہ میں غور کیا کریں۔ اگر نتائج صحیح نہیں آرہے تو معلوم کریں کیا وجوہات ہیں۔ کس طبقہ میں نمازیں نہ پڑھنے کا رجحان ہے۔ بعض دفعہ یہ وجہ بن جاتی ہے کہ فلاں امام الصلوٰۃ ہے اس لئے وہاں نماز نہیں پڑھنی۔ اگر ایسی صورتحال ہے تو مربّیان کو اس طرف فوری توجہ دینی چاہئے اور اصلاح کرنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ غور ہونا چاہئے کہ کس کس سنٹر میں نماز میں کمی ہے یا جو پہلے مسجد آرہا تھا اب نہیں آرہا۔ اس کی اولاد نہیں آرہی۔ کیا وجہ ہے۔ پھر اصلاحی کارروائی ہو۔ پھر یہ جائزہ لیں کہ اصلاح کا جو طریق کار سوچا تھا اس میں کامیابی نہیں ہوئی تو پھر مزید سوچیں کہ کس طرح اصلاح کی جا سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال نیشنل مجلس عاملہ جرمنی کی میٹنگ میں جو ہدایات سیکرٹریان کو دی تھیں باری باری تمام سیکرٹریان سے ان ہدایات پر عمل درآمد کی رپورٹ حاصل کی۔

سیکرٹری تربیت سے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کتنی جماعتوں نے آپ کو سُست لوگوں کی فہرست مہیّا کی ہے اور آپ نے وہ فہرست آگے مربّیان کو دی ہے۔ حضور انور نے فرمایا جب ایسے افراد کی لسٹ ہی نہیں تو پھر کس طرح کام ہو گا، کس طرح اصلاحی کارروائی ہوگی۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ اس بارہ میں اصلاحی کمیٹی نے کیا کام کیا ہے۔ حضور انور نے فرمایا پہلے لسٹیں بنائیں اور پھر پرسنل رابطے کریں۔ رابطوں کے بعد ان کو سمجھایا جائے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدہ رزلٹ آنا چاہئے کہ کتنوں کے بارہ میں شکایت تھی۔ کتنوں کی اصلاح ہوئی ہے۔ ان کا تعاون حاصل ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا باوجود کوشش کے جن کا تعاون حاصل نہیں ہوسکا تو ان کی لسٹ مجھے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ جن معاملات، مسائل کا تعلق فتویٰ سے ہے اس بارہ میں اپنے خیال کا اظہار ہرگز نہ کریں کہ میرے خیال میں ایسا ہے۔ بلکہ مسئلہ دریافت کرنے والے کو یہ بتایا جائے کہ مرکز سے، مفتی سلسلہ سے پوچھ کر بتائیں گے۔ حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جہاں ابہام ہو کہ یہ بھی ہوسکتا ہے، یہ بھی ہوسکتا ہے تو اس بارہ میں اپنی رائے کا اظہار نہ کریں بلکہ مفتی سلسلہ سے پوچھ لیا کریں۔ حضور انور نے ایک معاملہ مفتی سلسلہ کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

نماز کی کتاب اور دوسرے لٹریچر کا جائزہ لیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہاں جماعتی لٹریچر میں امام غزالیؒ یا بعض دوسرے اماموں کی تشریحات ہیں، جب حکم وعدل آگیا تو اس کی بات مانی جائے گی۔ پہلی سب باتیں ختم ہوجائیں گی۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ مرکز نے نماز کی جو کتاب تیار کی ہے اب اس کے مطابق یہاں جرمن زبان میں نماز کی کتاب تیار کی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ جو کتب آپ دوبارہ شائع کرنا چاہتے ہیں ان میں پہلے غلطیوں کی اصلاح کریں پھر شائع کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا لٹریچر اتنا بتائے جو ضروری ہے۔ باقی جو اضافی دعائیں کرنا چاہے کرے، لٹریچر میں ان کے ذکر کی ضرورت نہیں۔

سکولوں میں بچیوں کی سوئمنگ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ آپ بچیوں کو تعلیم دیں کہ تم نے خود بیان دینا ہے کہ ہم اس طرح سوئمنگ کے لئے نہیں جاسکتیں۔ اسلام نے دس سال کی عمر میں نمازوں کی تاکید کی ہے۔ فرمایا اس عمر میں بچوں کو سمجھ آجاتی ہے۔ جب بچیاں اس عمر کو پہنچتی ہیں تو ان کو اپنی عصمت اور تقدس کا پتہ ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا تربیت کا شعبہ فعّال ہونا چاہئے۔ لجنہ کو فعّال ہونا چاہئے۔ بچیوں کی اس طرح تربیت ہو کہ ان کو خود سمجھ آجائے کہ کیا کرنا ہے۔

سیکرٹری تربیت نومبائعین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ گزشتہ تین سالوں میں جو نومبائعین تھے ان میں سے کتنوں کو اس وقت نظام میں شامل کر چکے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ٹیم بنائیں، رابطے کریں اور جہاں نومبائعین نے ہجرت کی ہے وہاں رابطے کریں۔ مستقل رابطے رکھیں اور کوئی بھی نومبائع ضائع نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ تربیت کا کام مبلغین کا ہے تو تربیت کا کام جماعت کے عہدیداران کا بھی ہے، سب سے پہلے اپنی تربیت کا کام ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ کمیٹیاں بنانے کے بعد معاملات اور ظلم بجائے کم ہونے کے پہلے سے بڑھ گئے ہیں۔ اس بارہ میں اصلاحی کمیٹیاں، مبلغین اور مجلس عاملہ کو اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا طلاقیں ہورہی ہیں۔ ماں باپ کی طرف سے ظلم بڑھتا جارہا ہے۔ برداشت کا مادہ کم ہورہا ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ یا تو حالات بہتر ہورہے ہیں یا مزید خراب ہورہے ہیں، دونوں صورتوں میں ایسا ہوتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس بارہ میں سوچیں اور وجوہات معلوم کریں۔

ایک سوال پر کہ گھریلو جھگڑوں میں کس حد تک ہم گھر میں دخل اندازی کرسکتے ہیں؟

تو اس پر حضور انور نے فرمایا جب آپ کے نوٹس میں بات آجاتی ہے تو آپ بار بار رابطہ کرکے، ذاتی تعلق پیدا کرکے اس کو سمجھا تو سکتے ہیں۔ نہ بھی سمجھائیں لیکن ذاتی تعلق تو پیدا کرسکتے ہیں۔ فرمایا ذاتی تعلق پیدا ہوگا تو پھر اصلاح بھی ہو جائے گی۔ فرمایا آپ کا اعتماد قائم ہونے کی بات ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عاملہ کے ممبران اور مبلغین سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں پر دوسروں کا وہ اعتماد نہیں ہے جو ہونا چاہئے۔ شکایتوں سے لگتا ہے کہ گویا آپ پارٹی ہیں۔ فرمایا: اپنا اعتماد بحال کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ایک شکایت یہ آرہی ہے کہ عورتوں سے جھگڑوں کے بارہ میں صلح کروانے کیلئے بعض ایسے ذاتی سوال پوچھے جاتے ہیں جنکی پوچھنے کی اجازت نہیں ہے۔ صلح کیلئے ایسے سوالات کی کوئی ضرورت نہیں۔ ان کا اصلاحی کارروائی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فریقین کی علیحدہ علیحدہ بات سنیں اور پھر ان کو سمجھائیں کہ صلح کرو۔ آپ لوگوں کو ذاتی باتوں کے بارہ میں سوال کرنے کا حق نہیں پہنچتا۔ امور عامہ میں بھی یہ باتیں آتی ہیں۔ عورت سے بات کرنے کا حجاب ہونا چاہئے۔ خواہ عورت کیسی ہی ہو اس کی اپنی عزّت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

بعض اوقات لجنہ ممبر بھی ایسے سوالات کر جاتی ہیں ۔فرمایا: ذاتیات میں نہیں جانا چاہئے ۔حضور انور نے فرمایا بے شک اس بارہ میں عہدیداران کو ٹریننگ دیں لیکن تقویٰ ہونا چاہئے ۔نظر آرہا ہوتا ہے کہ جو سوالات کئے جارہے ہیں وہ صرف Pleasure کے لئے پوچھا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ریجنل امیر کا کام یہ ہے کہ اگر امیر کوئی بات ان کو کہیں تو وہ عمل کریں اور اگر کوئی بات دیکھیں تو مطلع کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری مال کو ہدایت فرمائی کہ بجٹ میں جو کمی رہ گئی ہے وہ دور کریں۔فرمایا چندہ عام لازمی چندہ ہے اس کی سو فیصد وصولی کریں اور چندہ عام پوری شرح سے وصول کریں اور پھر جو زائد رقم ہو وہ مساجد میں ڈال دیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ تو کہیں نہیں لکھا کہ آپ نے سو مساجد کے لئے کہیں سے حصہ نہیں لینا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ سو مساجد کے چندہ کی وصولی کیلئے ذیلی تنظیموں کی کمیٹی بنائیں۔سب صدران کمیٹی کے ممبران ہوں۔حضور انور نے فرمایا جب ذیلی تنظیمیں چندہ مسجد وصول کریں تو خدام، انصار سے پوچھ لیں کہ چندہ عام ادا کر دیا ہوا ہے یا نہیں؟ چندہ عام میں اگر کوئی بقایا وغیرہ بھی ہو تو خدام، انصار بتا سکتے ہیں۔حضور انور نے فرمایا چندہ مسجد کی رسید کاٹتے ہوئے اس پر نوٹ دے دیا جائے کہ اس کا چندہ عام کا بقایا ہے۔کیا مسجد کا چندہ، چندہ عام میں ڈال دیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو چندہ عام شرح کے مطابق نہیں دے رہے ان سے کسی تحریک میں چندہ وصول نہیں کرنا۔

حضور انور نے نیشنل سیکرٹری مال کو ہدایت فرمائی کہ جماعتوں میں آپ کے سیکرٹریان مال اتنے فعال ہونے چاہئیں کہ آپ کو فوری اطلاع دیں کہ مساجد کے چندہ کی وصولی کی وجہ سے فلاں جگہ چندہ عام متاثر ہو رہا ہے۔لوگ کہتے ہیں کہ ہم مسجد کے لئے دے رہے ہیں تو آپ امیر صاحب سے بات کریں اور پھر ایسے لوگوں کا چندہ مسجد، چندہ عام میں ڈالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا چندہ عام میں کمی ہوئی ہے تو سیکرٹریان مال کا قصور ہے۔ تقویٰ کو مدنظر رکھتے ہوئے گہرائی میں جا کر دیکھا کریں۔حضور انور نے فرمایا سیکرٹریان مال کے نظام کو فعال کریں تو یہ کمزوری نہیں آسکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر صاحب مجلس انصار اللہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ نے مساجد کے لئے جو وعدہ کیا ہے اس کو پورا کریں۔فرمایا یہ بجٹ نہیں ہے، یہ آپ کا وعدہ ہے۔حضور انور نے فرمایا ۔میرے نزدیک سیکرٹری مال کا نظام فعال ہو جائے تو ان کا چندہ عام حاصل ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہر ایک کو بتایا جائے کہ چندہ عام تم نے ادا کرنا ہے۔ یہ جو چندہ تم دے رہے ہو یہ چندہ مسجد ہے۔ پہلے عام ادا کرو پھر سو مساجد کا دو۔حضور انور نے فرمایا جو چندہ عام کے بقایا دار ہیں اُن سے ذیلی تنظیموں کا چندہ نہیں لینا۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ آپ موصیان کی تعداد بڑھائیں آپ کے مسائل ختم ہو جائیں گے۔ تربیت بھی ہو جائے گی۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا وصیت میں مردوں کی تعداد بڑھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے تراجم کا بھی جائزہ لیا۔حضور انور کو بتایا گیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ کتب کا ترجمہ شروع ہو چکا ہے۔حضور انور نے فرمایا۔ یہ سب کتابیں آئندہ سال جلسہ سے قبل شائع ہو جائیں۔ یہ آپ کا ٹارگٹ ہے ۔حضور انور نے فرمایا کتاب ’’شرائط بیعت‘‘ کا ترجمہ بھی جلد مکمل کروائیں۔حضور انور نے فرمایا کتاب Islam's Response کا ترجمہ بھی ہونا چاہئے۔

حضور انور نے شعبہ امور عامہ کو ہدایت فرمائی کہ آپ نے قضاء کے معاملات میں دخل نہیں دینا بلکہ جو آپ کے معاملے ہیں ان کو نپٹائیں۔حضور انور نے فرمایا جب تربیت کا اثر ہوگا تو قانونی چارہ جوئی کا رجحان نہیں ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ جرمنی میں جامعہ کا قیام ’’خلافت جوبلی‘‘ کی سکیم میں شامل کریں۔فرمایا: اب اس بارہ میں پلاننگ کرنا شروع کر دیں ۔UK میں جامعہ شروع ہو رہا ہے اس کو بھی دیکھیں اور اس بارہ میں جائزہ لینا شروع کریں۔

حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ لجنہ کا جماعت کے ماہانہ اجلاسوں میں شامل ہونا ضروری نہیں ہے ۔ وہ اپنے علیحدہ ماہانہ اجلاس کرتی ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو خاص مواقع ہیں جیسے جلسہ سالانہ، جلسہ یوم مسیح موعود علیہ السلام، یوم مصلح موعودؓ، یوم خلافت، سیرۃ النبی ﷺ کے جلسے ہیں ان میں لجنہ بھی شامل ہو۔ یا اس کے علاوہ کوئی خاص موقع ہے، خاص اجلاس ہو رہا ہے۔ مرکز سے نمائندہ نے آنا ہے، امیر ملک یا مبلغ انچارج نے آنا ہے تو پردہ کی رعایت کے ساتھ لجنہ کو ایسے خاص اجلاسوں میں بلایا جا سکتا ہے۔

نیشنل مجلس عاملہ کے ساتھ یہ میٹنگ مسلسل تین گھنٹے جاری رہی ۔سوا تین بجے یہ میٹنگ ختم ہوئی۔ میٹنگ کے آخر پر نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔اسکے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ہمبرگ ریجن کی مختلف جماعتوں سے بیس خاندانوں کے 91/ افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ملاقات کرنے والوں میں بعض فیملیز پانچ صد کلومیٹر فاصلہ طے کر کے فرنکفرٹ سے پہنچیں تھیں۔ملاقاتوں کا پروگرام چھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

مبلغین کے ساتھ میٹنگ

اسکے بعد مبلغین سلسلہ جرمنی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ الکوحل فری بیئر کے بارہ میں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ جب تک کوئی فیصلہ نہیں آجاتا اس وقت تک تقویٰ کا تقاضا یہی ہے کہ اس کے قریب نہ جایا جائے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس بارہ میں تفصیلی طور پر لکھ کر مرکز کو فتویٰ کے لئے بھجوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تبلیغ ڈے، Mosque Day اور عید ملن پروگرام کے بارہ میں اصولی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ایسا انتظام ہونا چاہئے کہ مردوں کا حصہ علیحدہ ہو اور عورتوں کا حصہ علیحدہ۔ لجنہ کا اپنا علیحدہ حصہ ہونا چاہئے ۔جب مہمان آئیں تو ان کو بتا دیا جائے کہ یہ ہماری روایات ہیں۔خواتین کیلئے علیحدہ حصہ مخصوص ہے۔ہماری خواہش ہے کہ آپ کی عورتیں، عورتوں کی طرف جائیں۔آگے آپ کی Choice ہے ۔اگر وہ اپنی روایات برقرار رکھتے ہیں تو ہم کو بھی اپنی روایات برقرار رکھنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہ سب ایسے پروگرام جن میں مرد و خواتین مہمان آرہے ہیں مردوں کی طرف سے ہونے چاہئیں۔ فرمایا۔ جب آپ آنے والی مہمان خواتین کو کہیں گے کہ خواتین کیلئے علیحدہ انتظام ہے تو یہ بات ان لوگوں کو Attract کرے گی کہ جو کہتے ہیں اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔

تبلیغی سٹال اور اس طرح کے مواقع پر خواتین کے کام کرنے کے بارہ میں فرمایا کہ اگر خواتین نے کام کرنا ہے تو اپنے پورے لباس میں ہوں اور پردہ میں ہوں ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مغربی لوگ کھلا دل رکھتے ہیں اور دوسروں کی روایات کا احترام کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: انٹرنیٹ کی برائی کے بارہ میں اب مختلف اطراف سے آوازیں اٹھ رہی ہیں ۔اب دنیا نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ اس کے نقصانات بہت ہیں ۔گھر اجڑ رہے ہیں، بچے تباہ ہو رہے ہیں، گھروں میں کرپشن پیدا ہو گئی ہے۔حضور انور نے فرمایا انٹرنیٹ کی طرف بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے ۔فرمایا جماعت کی ویب سائیٹ پر جو غلط باتیں ہیں ان کو ختم کریں ۔فرمایا انٹرنیٹ کے نقصانات پر مضامین لکھے جائیں ۔جن لڑکوں اور لڑکیوں کو انٹرنیٹ کی وجہ سے چوٹیں لگی ہوئی ہیں ان سے مضامین لکھوائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ پہلے تین ماہ کی روزانہ کی ڈائری لکھیں۔ ہر ماہ کی روزانہ کی ڈائری مجھے بھجوائیں کہ صبح تہجد کے وقت اٹھنے سے لے کر رات کے سونے تک جو کام کیا ہے وہ لکھیں ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ کو ایک ہفتہ بعد پتہ چل جائے گا کہ کتنا وقت ہے جو آپ بچا سکتے ہیں ۔حضور انور نے فرمایا جو چاک آؤٹ پروگرام بن گیا، اس کے علاوہ بھی بہت کام ہیں نئے راستے تلاش کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مبلغین کو ہدایت فرمائی کہ اپنے اپنے ریجن کی تمام جماعتوں کے دورے کریں اور رابطے کریں اور لوگوں سے رابطے کریں ۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اگر آپ بعض گھروں میں جائیں گے اور بعض میں نہیں جائیں گے تو لوگ اعتراض کریں گے، بدظنی کریں گے کہ ہمارے گھر میں نہیں آئے ۔اس لئے ہر گھر میں جائیں تا کہ کسی کو اعتراض کا موقع پیدا نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ترکی زبان جاننے والے مبلغین کو فرمایا کہ ترکوں کے ماحول کا آپ کو پتہ ہے ان میں کام کریں۔

جرمنوں میں تبلیغ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب ایک دم بریک تھرو (Break Through) ہونا ہے۔ ان کے کانوں میں آواز پڑتی رہنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا نومبائعین کی تربیت کا ہر جگہ جائزہ لینا چاہئے کہ کتنے افراد نے بیعت کی تھی ۔ان نومبائعین کے ساتھ کس

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 6/فروری 2015)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’ہمارے اجتماعات کی اصل روح تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق اور آپس میں محبت و اخوت میں بڑھ جائے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 30/ستمبر 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

کس کا رابطہ رہا۔ اگر ان نو مبائعین نے نقل مکانی کی ہے تو کہاں گئے ہیں۔ فرمایا نومبائعین سے رابطہ ایک کا کام نہیں پوری ٹیم کو Involve ہونا پڑے گا۔

حضور انور نے بلغاریہ کے مبلغین سے فرمایا کہ بلغاریہ میں رہنے والے پاکستانیوں کا ایسا ماحول پیدا ہو گیا ہے اُن میں یہ احساس پیدا ہو گیا ہے کہ ہم نے اردو زبان سیکھنی ہے۔ آپس میں تعلق کا احساس ہے کہ ہم ایک جسم ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بلغاریہ میں جو ایک دفعہ ماحول پیدا کر دیا ہے اس کو اب قائم رکھنا ہے۔ انہیں مزید بتائیں، مزید اردو زبان سکھائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے مبلغین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرا اپنا احساس ہے جس طرح اس ملک میں احمدیت کا تعارف کروانا چاہئے ویسے نہیں ہوا۔ دوسرے مسلمان زیادہ اثر انداز ہیں۔ حضور انور نے فرمایا مبلغین اس بارہ میں سوچیں اور کام کے راستے نکالیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جرمنی کے سپرد ممالک آذر بائیجان، جبرالٹر کے ممالک میں دوبارہ دورہ پر جانے کی ہدایات فرمائیں۔ مراکش کے بارہ میں بھی ہدایت فرمائی کہ وہاں کا دورہ بھی کیا جائے۔ اسی طرح ترکی میں بھی کسی کو بھجوانے کی ہدایت فرمائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے MTA کے پروگراموں کے بارہ میں فرمایا کہ پروگراموں میں جدّت پیدا کریں۔ ڈاکومینٹری پروگرام بھی بنا کر بھجوائیں۔

مبلغین کے ساتھ یہ میٹنگ پونے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ اس کے بعد حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

سوا آٹھ بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع افراد قافلہ ہمبرگ کے مشہور پارک Planten Un Blumen کی سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ یہ پارک ہمبرگ شہر کے سنٹر کے قریب واقع ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سیر گاہ ہے جس میں مختلف پارک بنائے گئے ہیں۔ اس پارک کی ایک خاص چیز رنگین فوّارے ہیں۔ ہر سال مارچ سے اکتوبر تک یہ فوّارے شام کو چلائے جاتے ہیں اور پانی موسیقی کے ساتھ فوّاروں سے باہر آتا ہے اور بہت خوبصورت ڈیزائنوں میں رنگا رنگ کی روشنیوں کے ساتھ بلند ہوتا ہے۔ اور پانی کے مختلف اطراف میں بلند ہونے سے رنگ برنگے مناظر بنتے ہیں۔ یہ پروگرام روزانہ شام نصف گھنٹہ کا ہوتا ہے۔ اس پروگرام کو دیکھنے کیلئے لوگ دور دور سے آتے ہیں۔

خدام کے ایک گروپ نے یہاں پہلے سے پہنچ کر ایک جگہ ریزرو کی ہوئی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ پروگرام دیکھا۔ یہاں سے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس روانہ ہوئے اور بیت الرشید جاتے ہوئے راستہ میں کچھ دیر کیلئے مسجد فضل عمر ہمبرگ تشریف لے گئے۔ اس مسجد کی تعمیر ۱۹۵۷ء میں ہوئی تھی۔ حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور صدر جماعت اور مبلغ سلسلہ ہمبرگ سے دریافت فرمایا کہ کتنے افراد اس میں نماز ادا کر سکتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مشن ہاؤس اور مبلغ سلسلہ کی رہائش کا بھی معائنہ فرمایا۔ اس موقع پر حلقہ مسجد فضل عمر کے احباب جماعت مرد، خواتین اور بچے حضور انور کے استقبال کیلئے جمع تھے۔ سبھی نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو اھلاً وسھلاً ومرحباً کہا۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ اس مسجد کی تعمیر کے لئے جن احباب نے مالی قربانیاں پیش کی تھیں ان کے اسماء پر مشتمل فہرست مشن کی دیوار پر آویزاں ہے۔ حضور انور نے کچھ دیر کے لئے اس فہرست کو دیکھا۔ بعد ازاں حضور انور کچھ وقت کے لئے مسجد کے پچھلے بیرونی حصہ میں تشریف لے گئے جہاں ریفریشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ یہاں سے ساڑھے دس بجے حضور انور بیت الرشید کے لئے روانہ ہوئے۔ اور پونے گیارہ بجے بیت الرشید پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

5 / ستمبر 2005ء (بروز سوموار)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔ صبح ساڑھے نو بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری ملاقاتیں فرمائیں۔

فیملی ملاقاتیں

پونے گیارہ بجے فیملی اور انفرادی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ Hamburg جماعت کے علاوہ جماعت Nieder Sachsen ،Schleswig, HessenNord,Sachsen Bramdenburg, Hessen اور جماعت Westfalken ,Frankfurt Sud کے ۴۸ خاندانوں کے ۱۹۶ / افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔

پونے دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تفریحی پروگرام

آج پروگرام کے مطابق بعد از سہ پہر ایک تفریحی پروگرام کے لئے روانگی تھی۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید کے احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے بھی ایک پودا لگایا۔ حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد تفریحی پروگرام کے لئے روانگی ہوئی۔

سرکاری طور پر ہمبرگ شہر کو علاقائی تقسیم کے لحاظ سے سو سے زائد حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مقامی جماعت نے Rissen کے علاقہ میں ایک سیر گاہ کو اس پکنک کے لئے منتخب کیا تھا۔ اس پارک کا نام Kiesgrube ہے جو کہ نہایت خوبصورت جگہ ہے۔ یہاں ہمبرگ کے سمندر Elbe سے ایک چھوٹی ندی کی صورت میں پانی لا کر ایک چھوٹی جھیل بھی بنائی گئی ہے اور سمندری جہاز رانی کی بعض کمپنیوں کے دفاتر بھی موجود ہیں۔ چاروں طرف سرسبز درختوں کی وجہ سے بظاہر یہ ایک چھوٹا سا جنگل نظر آتا ہے۔

اس تفریحی پروگرام میں جرمنی کے تمام مبلغین، ان کی فیمیلیز، بعض مرکزی مہمان اور جرمنی کی نیشنل مجلس عاملہ کے بعض ممبران اور ہمبرگ کی لوکل امارت کے بعض عہدیدار شامل تھے۔ لجنہ کی بعض عہدیدار بھی اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔

اس پکنک اور Grill پارٹی (باربی کیو) کی تیاری کیلئے صبح سے ہی خدام الاحمدیہ اور ضیافت کی ٹیمیں یہاں پہنچیں اور مختلف امور سرانجام دیئے۔ عام طور پر اس پارک کے اندر گاڑیاں لے جانے کی اجازت نہیں ہے مگر مقامی انتظامیہ نے حضور انور کی گاڑی کیلئے خاص طور پر اندر جانے کیلئے دروازہ کھول دیا۔ یہ پارک بیت الرشید سے قریباً ۱۸ کلو میٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس پارک میں کرکٹ کھیلنے کیلئے ایک عارضی Pich بھی تیار کی گئی تھی اسی طرح والی بال اور بیڈ منٹن کھیلنے کیلئے Net بھی لگائے گئے تھے۔

حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے خدام کے ساتھ کرکٹ اور بیڈ منٹن کھیلی۔ کرکٹ میں حضور انور نے بیٹنگ بھی کی اور باؤلنگ بھی کروائی۔ بعض مبلغین، انکے بچوں اور بعض دوسرے احباب نے بھی حضور انور کو باؤلنگ کروائی۔ آج کا دن اس تفریحی پروگرام میں شامل ہونے والے سبھی احباب کے لئے انتہائی خوشی ومسرت کا دن تھا۔ ہر ایک اپنی اس خوش نصیبی اور پیارے آقا کے قرب کے حصول پر خوش تھا۔

اس پارک میں Grill کے ارد گرد کھانے کی میزیں وغیرہ مستقل طور پر انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی تھیں۔ کھیل سے فارغ ہو کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے سبھی خدام کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Grill کے پاس تشریف لائے اور یہاں Bar Be Que کی تیاری میں مصروف خدام کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ کچھ دیر ان کے پاس کھڑے رہے اور ان سے گفتگو فرمائی۔

حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا لجنہ کے حصہ میں ہمہ وقت موجود رہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی طرف بھی تشریف لے گئے جہاں خواتین نے اپنے پیارے آقا کا نہ صرف شرف زیارت حاصل کیا بلکہ بڑی تعداد میں تصاویر بھی بنوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان فیملیز سے گفتگو بھی فرمائی۔

بعد ازاں ایک ہلکی پھلکی مزاح کی مجلس ہوئی جس میں لطائف کے ساتھ ساتھ مزاحیہ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ بعض دعائیہ نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ اس کے بعد مبلغین اور انکے بچوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ شعبہ ضیافت اور MTA کے کارکنان نے بھی اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر پونے آٹھ بجے واپس بیت الرشید کے لیے روانگی ہوئی۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرشید پہنچے اور کچھ ہی دیر بعد مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ آج جرمنی میں قیام کا آخری دن تھا۔

......☆......☆......☆......

6 / ستمبر 2005ء (بروز منگل)

جرمنی سے ڈنمارک کیلئے روانگی

ڈنمارک میں حضور انور ایدہ اللہ کا ورود مسعود

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید ہمبرگ میں نماز فجر پڑھائی۔

آج پروگرام کے مطابق ہمبرگ سے کوپن ہیگن (Copenhagen) ڈنمارک کیلئے روانگی تھی۔ احباب جماعت کی ایک بڑی تعداد اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی بیت

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 344)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جب تک مسلمان قرآن شریف کے پُورے متّبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 292)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

الرشید میں جمع ہونی شروع ہوگئی تھی۔

دس بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل روانگی کی تیاری مکمل ہو چکی تھی۔حضور انور نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سبھی احباب کو السلام علیکم کہا اور قافلہ بیت الرشید ہمبرگ سے ڈنمارک کے لئے روانہ ہوا۔

ہمبرگ سے کوپن ہیگن (ڈنمارک) کا فاصلہ 450 کلو میٹر ہے۔ ہمبرگ سے براستہ Keil ڈنمارک کے بارڈر کی طرف سفر شروع ہوا۔گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے Flensberg کے مقام پر جرمنی، ڈنمارک کا بارڈر کراس کیا اور ڈنمارک کی حدود میں داخل ہوئے اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم پہلی بار ڈنمارک کی سر زمین پر پڑے۔ بارڈر سے چند کلومیٹر آگے پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق مکرم عبدالباسط صاحب امیر جماعت ڈنمارک، مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک، صدر مجلس انصار اللہ، صدر مجلس خدام الاحمدیہ ڈنمارک نے مجلس عاملہ کے چند ممبران اور خدام کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ یہ احباب کوپن ہیگن سے 290 کلومیٹر کا سفر طے کر کے یہاں پہنچے تھے۔ یہاں کی حکومت کی انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سیکیورٹی کیلئے دو پولیس گارڈ مہیّا کئے ہیں جو ڈنمارک کے پورے دورہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ رہیں گے۔ یہ دونوں پولیس گارڈ بھی اپنی سپیشل گاڑی میں کوپن ہیگن سے 290 کلومیٹر کا سفر طے کر کے بارڈر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو Receive کرنے کیلئے آئے تھے۔

ہمبرگ جرمنی سے یہاں ڈنمارک کے بارڈر تک مکرم حیدر علی ظفر صاحب نائب امیر و مبلغ انچارج، نیشنل جنرل سیکرٹری جماعت جرمنی، لوکل امیر ہمبرگ اور صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی خدام کی ایک ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کیلئے ساتھ آئے تھے۔ان سبھی احباب نے یہاں سے پروگرام کے مطابق واپس جانے کی اجازت چاہی۔حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ڈنمارک سے استقبال کے لئے آنے والے وفد نے بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل کی۔

گیارہ بجکر 40 منٹ پر یہاں سے کوپن ہیگن کیلئے روانگی ہوئی۔ پولیس کی کار حضور انور کی کار کے آگے تھی۔ دوران سفر سوا ایک بجے کے قریب راستہ میں Kundborg کے علاقہ میں Storebelt کے مقام پر رُکے۔ یہاں سمندر کے کنارے ایک ریسٹورنٹ میں جماعت نے چائے اور ریفریشمنٹ وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں سے دو بجے آگے روانگی ہوئی۔ یہاں سے روانہ ہوتے ہی اُس پل پر سے گزرے جو سمندر پر تعمیر کیا گیا ہے اور یہ دنیا میں دوسرا لمبا ترین پُل ہے۔اس کی لمبائی 28 کلومیٹر ہے اور یہ سارا سمندر پر تعمیر ہوا ہے۔ دنیا کا سب سے لمبا ترین پُل جاپان میں ہے جس کی لمبائی 29 کلومیٹر ہے۔

3 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ورود مسعود مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں ہوا۔ احباب جماعت مرد و خواتین اور بچوں نے حضور انور کا استقبال کیا۔بچیوں نے استقبالیہ نغمات پیش کئے۔حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا نیشنل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔ان استقبالیہ لمحات کی فلم بندی اور رپورٹنگ کے لئے ملکی میڈیا بھی موجود تھا۔

اسکے بعد پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب ڈنمارک نے ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔اس کے بعد حضور انور خواتین کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے۔ مسجد کے بالمقابل گیسٹ ہاؤس کے بیرونی لان میں مارکی لگا کر لجنہ کیلئے انتظام کیا گیا تھا۔خواتین نے نعرے لگاتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا اور شرف زیارت حاصل کیا۔ڈنمارک جماعت کے بہت سے مرد و خواتین، بچے بوڑھے ایسے ہیں جنہوں نے پہلی دفعہ حضور انور کا دیدار کیا ہے۔آج کا دن جماعت ڈنمارک کے لئے بہت بابرکت اور خوشی و مسرّت کا دن ہے۔حضور انور کے مبارک قدم پہلی مرتبہ اس سرزمین پر پڑے ہیں۔ اللہ یہ سعادت اس جماعت کے لئے مبارک فرمائے۔

TV اور اخباری نمائندوں سے انٹرویو

اس استقبالیہ پروگرام کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے اندر تشریف لے آئے۔ جہاں ملکی نیشنل ٹی.وی ’’TV-2‘‘ کے نمائندہ اور نیشنل اخبار ’’Jyllands Posten‘‘ کے نمائندہ نے حضور انور سے انٹرویو کیا۔

ڈنمارک آمد کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ سویڈن میں سکنڈے نیوین ممالک کی کانفرنس ہو رہی ہے وہاں جاتے ہوئے راستہ میں یہاں ٹھہرا ہوں۔ یہاں اپنی کمیونٹی کے ممبران سے ملوں گا اور جائزہ لوں گا کہ وہ کس طرح رہ رہے ہیں۔احمدی لوگ قانون کے پابند ہیں۔ یہاں دوران قیام جمعہ بھی ادا کیا جائے گا اور نمازیں ادا کی جائیں گی۔ جماعت کے ممبران سے باتیں ہوں گی اور ان کا روحانی معیار بلند ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہم اس پر عمل کرتے ہیں۔ جو بھی قرآن کریم کی تعلیمات ہیں ہم ان پر عمل پیرا ہیں۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں اور اس کی مخلوق سے، بنی نوع انسان سے محبت رکھتے ہیں۔ہم امن کے قیام کیلئے کوشاں ہیں۔ہم امن و سلامتی کا پیغام دیتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ پر ایمان رکھتے ہیں۔قرآن کریم پر ایمان لاتے ہیں۔ ہمارے اور دوسروں کے درمیان جو فرق ہے وہ یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بتایا تھا کہ چودھویں صدی میں مسیح و مہدی آئے گا۔ جب بھی آئے اس کو قبول کرو۔ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ شخص آچکا ہے۔ باقی مسلمان اس کا انتظار کر رہے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہر مذہب اپنے اپنے ہاں کسی مصلح کا منتظر ہے۔عیسائی بھی مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ دوسرے مذاہب بھی اپنے ہاں کسی ریفارمر کا انتظار کرر ہے ہیں۔ جب کہ ہمارے مطابق جس مسیح و مہدی نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور ہم اس کو قبول کر چکے ہیں۔

حضور انور نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ شریعت یہ بتاتی ہے کہ ایک خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عبادت کرو، قانون کی پابندی کرو، ایک دوسرے سے محبت سے پیش آؤ، مخلوقِ خدا سے محبت کرو۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے قرآن کریم نے لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (بقرہ:257) کا اعلان کیا ہے کہ دین میں کوئی جبر نہیں۔ اسلام ہرگز تلوار کے ذریعہ یا بزور طاقت نہیں پھیلا۔ہم اس بات پر نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ عمل کرتے ہیں۔ہم لوگوں کے دل جیتتے ہیں اور محبت سے جیتتے ہیں۔ ہمارا سلوگن ہے ’’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرویو لینے والے کو فرمایا کہ ایک دن تمہارا دل بھی جیتیں گے، صرف تمہارا نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کا بھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم ہر شخص کا دل محبت سے جیتیں گے۔ یہ ہمارا اصل مقصد ہے۔ اگرچہ ہماری پراگرس زیادہ نہیں۔ چند سال قبل ہماری جماعت پچاس ملکوں میں تھی اب 180 سے زائد ممالک میں قائم ہو چکی ہے اور تعداد میں بہت بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ ایک دن ہم اکثریت میں ہوں گے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ڈنمارک میں میرا یہ پہلا وزٹ ہے مَیں زیادہ نہیں جانتا۔بس میرا پیغام یہ ہے کہ خدا کے قریب آئیں اُس کے سامنے جھکیں، یہی تمام مسائل کا حل ہے اور آپ اپنی ذمہ داری ادا کر سکتے ہیں۔ اپنے مذہب کی اصل تعلیم پر لازمی عمل کریں۔ اگر حضرت مسیحؑ کی اصل تعلیمات پر عمل کریں تو پھر ہر ایک سے محبت و پیار کریں گے۔ اگرچہ ڈنمارک میں پہلے ہی امن ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ میں نہیں جانتا کہ کب ہماری جماعت بڑی تعداد میں ہوگی۔لیکن نبی کریم ﷺ نے جو پیشگوئیاں کی تھیں وہ سب سچی نکلیں۔ انشاء اللہ یہ بات بھی سچ نکلے گی کہ ہم دل جیت کر کثرت میں ہوں گے۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پریس کے نمائندگان کو کہا کہ جو کچھ میں نے کہا ہے وہی پریس میں آئے۔ اپنے الفاظ میں اس میں کوئی تبدیلی نہ کریں۔

قریباً پندرہ بیس منٹ کے اس انٹرویو کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔حضور انور کا قیام مسجد نصرت جہاں سے ملحقہ مشن ہاؤس کے رہائشی حصہ میں ہے۔ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کا معائنہ فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے فرمایا کہ مسجد کی بیرونی چھت کو صاف کیا جائے اور جو اس کا اپنا رنگ ہے وہ کروایا جائے۔

مسجد نصرت جہاں کی چھت گنبد نما ہے اور گول ہے۔ اس کی تعمیر اور چھت کے بیرونی حصہ کی تبدیلی کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف امور دریافت فرمائے۔ مسجد کے وزٹ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے اردگرد کے علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔

سوا چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سیر سے واپس تشریف لائے اور لجنہ مارکی میں تشریف لے گئے جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں دعائیہ نظمیں اور استقبالیہ نغمات پیش کئے۔حضور انور قریباً بیس منٹ کے لئے یہاں تشریف فرما رہے۔اس دوران بچیاں نظمیں پڑھتی رہیں اور خواتین شرف زیارت سے فیض یاب ہوئیں۔

کلامُ الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور
اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 594)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شعبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

کلامُ الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کر سکتا
جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پروانہ کرے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 601)

طالبِ دُعا: الہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

فیملی ملاقاتیں

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ کی عمارت کا معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ جماعت کوپن ہیگن کی 23 فیملیز کے 91؍افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نیشنل ٹی وی پر حضور انور کا انٹرویو

ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی (TV2) کے نمائندہ نے حضور انور کا جو انٹرویو لیا تھا وہ شام سات بجے کی نیشنل نیوز میں نشر کیا گیا۔ خبر کا عنوان تھا The Khalifa has Landed۔ خبروں میں بتایا گیا کہ آج جماعت احمدیہ کے خلیفہ ڈنمارک پہنچے ہیں۔ یہ جو خلیفہ ہیں ان کا دوسرے مسلمانوں سے بعض امور میں اختلاف ہے۔ خلیفہ نے ڈنمارک کی سب سے پہلی مسجد کا وزٹ کیا۔ خبروں میں حضور انور کی تصویر دکھائی گئی۔ حضور انور کا قافلہ مسجد پہنچتے ہوئے دکھایا گیا۔ احباب جماعت کے استقبال کے مناظر اور بچیوں کو خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمات پڑھتے ہوئے بھی دکھایا گیا۔ پرچم کشائی کی تقریب بھی دکھائی گئی۔ مسجد نصرت جہاں کی آغاز کی وہ پرانی تصاویر دکھائی گئیں جن میں یہ مسجد زیر تعمیر ہے اور ابھی بن رہی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی تصاویر بھی دکھائی گئیں اور ساتھ یہ بھی بتایا گیا کہ عیسائیوں کے لئے پوپ کا جو مقام ہے اسی طرح احمدیوں کے لئے خلیفہ کا مقام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویو کے بعض حصے دکھائے گئے جن میں حضور انور نے امن کا پیغام دیا تھا اور بنی نوع انسان اور مخلوق خدا سے محبت کی تعلیم دی تھی۔ یہ بھی بتایا گیا کہ احمدی حضرات، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو مانتے ہیں جب کہ دوسرے مسلمان نہیں مانتے۔

جماعت کی ترقی کے بارہ میں حضور انور کے انٹرویو کے حوالہ سے بتایا گیا کہ چند سال قبل یہ جماعت پچاس ممالک تک پھیلی تھی اب 180 سے زائد ممالک میں اس جماعت کا قیام عمل میں آچکا ہے۔

خدام، انصار اور لجنہ کے Comments دکھائے گئے کہ آج کا دن ہمارے لئے خوشی ومسرت کا دن ہے اور بہت بڑا دن ہے۔ ہمارے لئے بہت بڑا اعزاز ہے کہ حضور انور ہمارے ہاں آئے ہیں۔ خبروں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے آئندہ پروگراموں کے بارہ میں بھی بتایا گیا کہ آرچ بشپ سے ملیں گے، منسٹر آف Immigration سے ملاقات کریں گے اور ہوٹل میں منعقد ہونے والے سمپوزیم میں شرکت کریں گے۔

نیشنل TV پر جس طرح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد اور استقبال کا پروگرام اور دیگر امور کے بارہ میں تفصیل سے خبر آئی ہے اس طرح پہلے کبھی نہیں آئی۔ اللہ کے فضل سے ڈینش میڈیا نے کھلے دل کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا ہے۔

ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کے مشن کی ابتداء ستمبر ۱۹۵۸ء میں ہوئی جب سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ سویڈن سے پہلی مرتبہ ڈنمارک پہنچے۔ اس وقت جماعتی تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے لوگوں سے لفٹ لے کر اپنا سفر مکمل کیا۔ کچھ دیر یوتھ ہوسٹل میں رہے۔ بعد میں فیملی گیسٹ کے طور پر مختلف مکانوں میں رہے۔

ڈنمارک کے پہلے مقامی احمدی عبدالسلام میڈسن صاحب ہیں۔ انہوں نے ۱۹۵۸ء میں بیعت کی۔ انہوں نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا اور اعزازی مبلغ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔

ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں سکنڈے نیویا کی سب سے پہلی مسجد ''مسجد نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد ۶؍مئی ۱۹۶۶ء کو رکھا گیا۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی، بشیر احمد رفیق صاحب مبلغ انگلستان کی معیّت میں مسجد مبارک قادیان کی اینٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے پہلے سے ہی بھجوائی ہوئی تھی سے سنگ بنیاد رکھا۔ خواتین نے اس مسجد کی تعمیر کے لئے مالی قربانیاں پیش کیں اور یہ مسجد خواتین کے چندوں سے تعمیر کی گئی۔ مسجد کا نام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کے نام پر ''مسجد نصرت جہاں'' رکھا گیا۔

مسجد کے آرکیٹیکٹ کا نام Mr.Jhon Zacharissen ہے جو کہ ایک ڈینش مسلمان ہے۔ یہ مسجد فن تعمیر کے لحاظ سے منفرد حیثیت کی حامل ہے اور اس بہترین نمونے نے پورے ڈنمارک میں شہرت حاصل کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پہلے دورہ ڈنمارک میں ۲۱؍جولائی ۱۹۶۷ء میں بروز جمعۃ المبارک کو ''مسجد نصرت جہاں'' کا افتتاح فرمایا۔

مکرم میر مسعود احمد صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک نے انتہائی مشکل حالات کے باوجود جگہ کی تلاش اور حصول میں گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ اس مسجد کی تعمیر پر مجموعی طور پر پانچ لاکھ روپے لاگت آئی۔ یہ تمام رقم احمدی خواتین نے صدر لجنہ مرکزیہ حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ کی نگرانی میں اکٹھی کی۔ اکثر نے اپنے سارے کے سارے زیور چندہ میں دے دیئے۔ ابتداء میں رقم کا اندازہ دو لاکھ تھا پھر تعمیر کے ساتھ ساتھ یہ اخراجات بڑھتے بڑھتے پانچ لاکھ روپے تک پہنچ گئے۔ لجنہ نے یہ ساری رقم پوری کردی۔ ''مسجد نصرت جہاں'' اُن مساجد میں سے ایک ہے جو خالصۃً احمدی خواتین نے اپنے چندوں سے تعمیر کی ہیں۔

......☆......☆......☆......

(7؍ستمبر 2005ء بروز بدھ)

صبح ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''مسجد نصرت جہاں'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

آرچ بشپ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق دس بجے صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کوپن ہیگن کے ایک شاہی چرچ Roskilde Cathederal میں قائم شدہ میوزیم دیکھنے کیلئے روانہ ہوئے۔ سوا دس بجے حضور انور اس چرچ میں پہنچے جہاں اس Cathedral کے آرچ بشپ Mr.Jan Lundhardt نے چرچ سے باہر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ ڈینش میڈیا کے نمائندے اور جرنلسٹ اس موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کے انتظار میں وہاں موجود تھے۔ اس شاہی چرچ کے آرچ بشپ جو سارے ڈنمارک میں ایک نمایاں مقام رکھتے ہیں اپنے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اندر لے گئے۔ انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ساتھ آنے والے وفد کے لئے چائے، کافی وغیرہ کا انتظام کیا ہوا تھا۔ حضور انور نے آرچ بشپ کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

آرچ بشپ نے بتایا کہ وہ ۱۹۹۸ء سے اس عہدہ پر ہیں۔ اس ملک میں زیادہ تر لوگ پروٹسٹنٹ فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جماعت کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ باقاعدہ مردم شماری نہیں ہے لیکن بڑی تعداد ہے۔ بڑی تعداد مغربی اور مشرقی افریقہ میں ہے۔ آرچ بشپ نے دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اختلاف کے بارہ میں پوچھا تو حضور انور نے فرمایا ہم ایک خدا پر ایمان رکھتے ہیں، نبی کریم ﷺ پر ایمان لاتے ہیں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے چودھویں صدی میں مسیح و مہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ یہ امام مہدی آچکا ہے جو مسیح بھی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام قادیان انڈیا میں مبعوث ہوئے۔ ہم نے اس مسیح ومہدی کو قبول کیا جب کہ دوسرے مسلمان فرقے ابھی تک امام مہدی کی آمد کے منتظر ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ ایمان ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات پر حقیقی طور پر عمل پیرا ہیں۔

حضور انور نے دوران گفتگو فرمایا اس دفعہ جلسہ سالانہ ہر سکنڈے نیوین ملک میں کرنے کی بجائے سویڈن میں کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ دو سال سے دنیا کے مختلف ممالک کے دورہ پر ہوں۔ مغربی افریقہ، کینیڈا اور یورپین ممالک کا دورہ کیا ہے اور آئندہ مزید پروگرام بھی ہیں۔

آرچ بشپ نے پوچھا کیا آپ نے پاکستان کا سفر کیا ہے جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں پاکستان میں رہا ہوں لیکن خلافت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد پاکستان کا سفر نہیں کیا کیونکہ ہیڈ آف احمدیہ کمیونٹی ہونے کی حیثیت سے پاکستان میں نہیں رہ سکتا، ملکی قانون کے مطابق نہ ہی اسلامی تعلیمات پر عمل کرسکتا ہوں، نہ تبلیغ کرسکتا ہوں، نہ خطبہ جمعہ دے سکتا ہوں، تقریر بھی نہیں کرسکتا اگر کروں گا تو مقدمہ قائم ہوگا۔ اپنی جماعت کے ممبران کو بھی کچھ نہیں بتا سکتا۔

حضور انور نے فرمایا مجھ سے پہلے خلیفہ نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان سے ہجرت کی۔ میں نے ۲۰۰۳ء میں ہجرت کی ہے جب میں خلافت کے منصب پر منتخب ہوا۔ آرچ بشپ کے ساتھ یہ گفتگو قریباً ۲۰ منٹ تک جاری رہی۔ اس کے بعد آرچ بشپ نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ساتھ لے جا کر اس شاہی چرچ کے مختلف حصے دکھائے۔ یہ ڈنمارک میں قدیم ترین چرچ ہے اس کی بنیاد گیارھویں صدی میں رکھی گئی تھی۔ اس وقت یہ ایک عام چرچ تھا۔ پندرھویں صدی میں اس کی توسیع کی گئی اور شاہی خاندان کے افراد نے اس کو اپنا مقبرہ بنالیا۔ چنانچہ اس چرچ میں وسیع وعریض مختلف ہالز ہیں جن میں ڈنمارک کے بڑے بڑے بادشاہ، ملکہ اور شاہی خاندان کے دوسرے افراد دفن ہیں۔ ۱۹۹۵ء میں UNESCO نے اس Cathedral کی اہمیت کے پیش نظر اس کو اہم ترین مقامات کی لسٹ میں شامل کیا ہے۔

چرچ کی بعض دیواروں پر بادشاہوں کے دور کے اہم معرکے پینٹنگ کے ذریعہ دکھائے گئے ہیں۔ آرچ بشپ نے چرچ کے مختلف حصے اور بادشاہوں

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4؍مارچ 2016)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی وافراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''ہمارا پہلا اور سب سے بڑا فرض جو بنتا ہے وہ یہ کہ خدا تعالیٰ سے تعلق میں بڑھیں اور اسے مضبوط کریں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25؍مارچ 2016)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

کے مزارا ور قبور جو کہ بڑے بڑے بکس کی صورت میں ہیں ،دکھاتے ہوئے ساتھ ساتھ تفاصیل بھی بیان کیں۔ یہ لوہے کے بکس بڑے مضبوط ہیں اور مینا کاری کے ذریعہ ان کو بہت مختلف ڈیزائنوں میں بڑا خوبصورت بنایا گیا ہے۔

اس چرچ کے ایک حصہ میں آخری ’’زار روس‘‘ کی والدہ کی قبر بھی ہے اس کی تفصیل بشپ نے حضور انور کو بتائی۔ یہ اُسی ’’زار روس‘‘ کی والدہ ہے جس کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ایک منظوم کلام میں پیشگوئی کرتے ہوئے لکھا تھا۔ ؎

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی بحال زار

چرچ کے بشپ نے حضور انور کو بتایا کہ آئندہ سال ڈنمارک کی ملکہ کے تحت یہاں ایک تقریب ہوگی۔ اسکے بعد زار کی والدہ کے تابوت کو St.Peters-Burg رشیا میں ’’زار روس‘‘ کے ساتھ دفن کرنے کا پروگرام ہے۔ یہ تابوت ڈنمارک سے رشیا منتقل کیا جائے گا۔

اس شاہی چرچ کی ایک روایت اب تک چلی آرہی ہے کہ یہاں پر ایک گیٹ ہے جس کو صرف شاہی خاندان کے افراد کے لئے کھولا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے خاص طور پر یہ گیٹ کھولا گیا اور حضور انور کو بعض ایسے راستوں سے لیجایا گیا جس سے صرف ممالک کے سربراہ اور شاہی خاندان کے لوگ ہی جاسکتے ہیں۔

چرچ کے اس میوزیم کا وزٹ کروانے کے بعد آرچ بشپ حضور انور کو گاڑی تک چھوڑنے آئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اُسی طرح اعزاز دیا گیا جس طرح سربراہان مملکت کو اعزاز دیا جاتا ہے۔

Viking میوزیم کا وزٹ

اس چرچ کے وزٹ کے بعد گیارہ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ’’Viking میوزیم‘‘ کیلئے روانہ ہوئے۔ پندرہ منٹ کے سفر کے بعد حضور انور Roskild پہنچے۔ میوزیم کی انتظامیہ کے ایک سینئر عہدیدار نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کو ساتھ لیجا کر سارا میوزیم دکھایا اور ساتھ ساتھ تفاصیل بھی بیان کیں۔

Vikings قوم ڈنمارک کی قدیم تاریخ کا حصہ ہیں۔ یہ لوگ بحری قزّاق تھے ،انہوں نے یورپ،افریقہ اور دنیا کے دوسرے ممالک میں اپنی سمندری کشتیوں کے ذریعہ لمبے سفر کر کے جنگیں کیں اور مختلف ممالک پر قبضہ کیا۔ انگلینڈ کے کچھ حصہ پر بھی انہوں نے قبضہ کیا۔ اسی طرح افریقہ کے کچھ حصہ پر بھی انہوں نے حکومت کی۔ اور بعض دوسرے ممالک بھی ان کے قبضہ میں رہے۔

Vikings قوم میں بادشاہت کا نظام تھا۔ Vikings نے 600ء اور 700ء میں روس ،ترکی ،فرانس اور انگلینڈ کا رُخ کیا اور قبضہ کیا۔ یہ لوگ اپنے سمندری سفروں میں چمڑے کی تجارت بھی کرتے تھے۔ لوگوں کو غلام بنا کر جہاز رانی میں مدد لیتے تھے اور ان کو آگے فروخت بھی کر دیتے تھے۔ ان کا آخری بادشاہ Harald Blot Jand تھا۔ اس نے نویں صدی میں عیسائیت کو قبول کرلیا تھا اور 1042ء میں عیسائیت کو سرکاری مذہب بنا دیا گیا۔ آج بھی ساری دنیا میں ڈنمارک کی پہچان Vikings کی وجہ سے ہے اور ان کی روایات پر اب بھی عمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً بڑی عمر کے لوگ سردیوں میں سمندر کے ٹھنڈے پانی سے نہاتے ہیں۔

اس قوم کی یاد اور تاریخ کو تازہ رکھنے کے لئے کوپن ہیگن سے ملحقہ شہر Roskilde میں ایک میوزیم بنایا گیا ہے جس میں ان لوگوں کی طرز رہائش کے بارہ میں بتایا گیا ہے اور وہ کشتیاں رکھی گئی ہیں جو یہ لوگ بناتے تھے اور ان پر سفر کرتے تھے۔ صدیوں پرانی کشتیاں اس میوزیم میں رکھی گئی ہیں۔ میوزیم کے سینئر عہدیدار نے حضور انور کو ساتھ لیجا کر یہ مختلف کشتیاں دکھائیں اور حضور انور کو پانچ کشتیوں (بڑے بڑے بحری بیڑوں) کے بارہ میں بتایا گیا کہ یہ گیارھویں صدی کے Vikings Ships ہیں جو Skuldelev جگہ کے نزدیک سمندری پہاڑوں کی تہہ سے 1962ء میں نکالے گئے ہیں اور اس میوزیم میں رکھے گئے ہیں۔ اس میوزیم میں دیواروں پر پینٹنگ کے ذریعہ اس قوم کی جنگوں ، رہن سہن اور ان کے ہتھیاروں کے مناظر دکھائے گئے ہیں۔ اسی طرح ساری دنیا میں ان کے سمندری سفروں کے روٹس بھی دکھائے گئے ہیں۔ میوزیم کے اس وزٹ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وزیٹر بک پر اپنے دستخط فرمائے اور حضرت بیگم صاحبہ مدّظلہا نے بھی اپنے دستخط فرمائے۔

میوزیم کے ساتھ ہی کھلے سمندر کے ساحل پر Vikings قوم کے قدیم بحری بیڑوں کی طرز پر نئے بحری بیڑے بنائے گئے ہیں جو خاص مواقع کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو یہ بحری بیڑے بھی دکھائے گئے اور ان کے بارہ میں یہاں کے منتظم نے حضور انور کو تفصیل سے بتایا۔ یہاں کا وزٹ مکمل ہونے کے بعد حضور انور بارہ بجکر پچاس منٹ پر واپس روانہ ہوئے اور سوا ایک بجے مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن پہنچے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

دو بجے حضور انور نے مسجد نصرت جہاں میں ظہرو عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ پر تشریف لے گئے۔

اخبار کو انٹرویو

سوا تین بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور اخبار Kristelig Dagblad کی نمائندہ Bente Clausen نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ آج پروگرام کے مطابق شیڈول میں اخباری انٹرویو نہیں تھا۔ لیکن یہ موصوفہ مشن ہاؤس میں آکر بیٹھ گئیں کہ مَیں نے انٹرویو ضرور لینا ہے ،خواہ مجھے چند منٹ ہی دے دیئے جائیں، مَیں نے کل کے اخبار میں ایک پورا صفحہ حضور انور اور آپ کے پروگراموں اور اس دورہ کے بارہ میں رکھا ہوا ہے۔

ڈینش میڈیا ہمیشہ اسلام کے خلاف رہا ہے اور اسلام کے حق میں آواز اٹھانے کے لئے ان تک رسائی بہت مشکل تھی۔ اور اب حضور انور کی اس ملک میں آمد کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک انقلاب برپا کر دیا ہے اور ان کے دلوں کو اسلام کے حق میں پھیر دیا ہے۔ کجا وہ وقت کہ ان تک پہنچنا مشکل تھا اور اب یہ حالت ہے کہ خود چل کر مسجد مشن ہاؤس پہنچتے ہیں اور دھرنا مار کر بیٹھ جاتے ہیں کہ ہم نے حضور انور سے بات کر کے اور انٹرویو لے کر ہی جانا ہے۔ ان لوگوں میں یہ تبدیلی بذات خود احمدیت کی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ایسے ایمان افروز اور روح پرور نظارے نظر آتے ہیں کہ جہاں ان سے ایمانوں کو تقویت اور جلاء ملتی ہے وہاں دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر جاتا ہے۔ سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم

اخبار Kristelig-Dagblad کی جرنلسٹ کو انٹرویو دیتے ہوئے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سچے خادم ہیں۔ آپؑ صرف اس لئے مبعوث ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حقیقی تعلیم کو لوگوں تک پہنچائیں اور آپؐ کی تعلیمات کو پھیلائیں جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے آئے تھے۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۹ء میں کیوں اعلان کیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کا منشاء تھا۔ اللہ کی تقدیر تھی وہ جب چاہے کسی کو بھیجے۔ خدا تعالیٰ اپنی تقدیر کے مطابق اپنے وقت پر بھیجتا ہے اور وقت کی ضرورت تھی۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیشگوئی تھی کہ امام مہدی و مسیح چودھویں صدی میں آئے گا اور اسلام کی کھوئی ہوئی تعلیم کو لائے گا اور دوبارہ جاری کرے گا۔ اس کی آمد کی نشانیاں بھی آپؐ نے بتائیں جو انسان از خود اپنی طرف سے نہیں کرسکتا۔ ان نشانیوں میں سے ایک نشان رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کا گرہن ہے۔ چنانچہ یہ نشان آپؑ کے دعویٰ کے بعد ظاہر ہوا۔ جب یہ نشان ظاہر ہوا تو اس وقت آپ کے علاوہ اور کوئی مہدی و مسیح کا دعویدار نہ تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ تفصیلی انٹرویو قریباً ۲۰ منٹ جاری رہا جس میں حضور انور نے جرنلسٹ کے مختلف سوالات کے جوابات دیئے۔

اس اخبار نے اپنی 8/ستمبر 2005ء کی اشاعت میں ایک مکمل صفحہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس انٹرویو کے لئے وقف کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بڑی تصویر کے ساتھ یہ انٹرویو شائع کیا۔

اس اخبار نے لکھا ’’دو صد ملین احمدی مسلمانوں کے رہنما آج پہلی بار ڈنمارک آئے ہیں۔ اپنے دورہ کے دوران Minister of Integration اور بشپ Jan Linduardt سے ملیں گے۔ احمدی مسلمانوں نے کل اپنے دو صد ملین افراد پر مشتمل جماعت کے سربراہ کا ڈنمارک میں پہلی بار استقبال کیا۔

احمدیہ جماعت کی بنیاد ۱۸۸۹ء میں ہندوستان میں ڈالی گئی تھی۔ احمدی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد حضرت مرزا غلام احمد کو ایک نبی کے طور پر مانتے ہیں۔ اس وجہ سے باقی مسلمان ان سے اختلاف کرتے ہیں۔ اس وجہ سے احمدی مسلمان بہت مشکل حالات سے گزر رہے ہیں۔ پاکستان میں ان کو اقلّیت قرار دیا گیا ہے لیکن ان کو مذہبی اقلّیت نہیں مانا جاتا۔ یہاں کی سنّی مسلمان اکثریت ان پر اکثر تشدد کرتی ہے۔

منسٹر Rikke Hvilshoj پانچویں خلیفہ کو ملنے کی منتظر ہیں۔ جن کی عمر ۵۵ سال ہے اور ان کا نام حضرت مسرور احمد ہے جو بانی جماعت احمدیہ کے پڑپوتے ہیں۔ منسٹر ان سے ملاقات کرنے کے بارہ میں خوشی کا اظہار کرتی ہیں۔

احمدی مسلمانوں کی تعداد ڈنمارک میں تقریباً پانچ چھ سو ہے۔ ڈنمارک میں یہ واحد مسلمان جماعت ہے جن کی ایک Proper اور صحیح مسجد ہے۔ جہاں پر یہ اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اس مسجد کا نام ’’مسجد نصرت جہاں‘‘ ہے۔ یہ مسجد Huidovre کے علاقہ میں واقع ہے اور اس کا افتتاح ۱۹۶۷ء میں ہوا تھا اور یہ مسجد ہندوستان اور پاکستان کی احمدی خواتین کے چندوں سے تعمیر ہوئی تھی۔ اس وقت جب یہ مسجد بن

کلامُ الامام

’’ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔‘‘
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 292)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندر آباد

کلامُ الامام

’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔‘‘
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

رہی تھی تو اس مسجد میں نماز پڑھنے والوں کی اکثریت ڈینش لوگوں کی تھی۔ لیکن آج حالات اور ہیں آج پاکستانی احمدیوں کی اکثریت ہے۔

ڈنمارک کی احمدیہ جماعت واحد جماعت ہے جس نے قرآن کریم کا ڈینش زبان میں ترجمہ کیا ہے۔

خلیفہ نے اپنے پیغام میں پُر امن طریق سے باہمی پیار و محبت سے مل جل کر رہنے پر زور دیا۔ آپس میں بات چیت کر کے مسائل کے حل کرنے پر زور دیا اور مذہبی آزادی پر خاص طور پر زور دیا۔ ڈنمارک کی سرزمین پر قدم رکھنے کے بعد ان کا پہلا عمل یہ تھا کہ مسجد نصرت جہاں میں ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا گیا۔

خلیفہ کا قافلہ آٹھ گاڑیوں پر مشتمل تھا جو کہ Krusa بارڈر سے Hvidovre تک پہنچا اور سب نے ایک ساتھ سفر کیا۔

احمدی مسلمان یہ کہتے ہیں کہ وہ اسلام کی اصل حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور ان تعلیمات پر عمل نہیں کرتے جن کی تشریح قرآن کریم سے ہٹ کر ہو۔ جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بنیادی تعلیمات سے ہٹ کر ہو۔ احمدی احباب بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح بھی سمجھتے ہیں جو کہ نبی عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی ہے۔ اسلام میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبی سمجھا جاتا ہے، خدا کا بیٹا نہیں۔

منسٹر کے ساتھ کانفرنس میں جانے سے پہلے خلیفہ آج صبح آرچ بشپ سے بھی ملیں گے۔ اس کے بعد Roskilde میں Viking میوزیم کا وزٹ کریں گے۔

استقبالیہ تقریب میں شمولیت

آج جماعت احمدیہ ڈنمارک نے سکینڈے نیویا کے مشہور ہوٹل Radisson SAS میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس تقریب میں شرکت کے لئے ساڑھے چار بجے اپنی رہائش گاہ سے ہوٹل تشریف لے گئے۔ کوپن ہیگن کے وسط میں یہ ہوٹل مسجد نصرت جہاں سے سات کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ ہوٹل بڑے بڑے ہائی لیول کے فنکشنز کے لئے سارے ڈنمارک میں ایک نمایاں مقام رکھتا ہے۔

پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس ہوٹل میں پہنچے جہاں ہوٹل کے ڈائریکٹر نے خود حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا استقبال کیا۔ اس تقریب میں 150 سے زائد ڈینش مہمانوں نے شرکت کی۔ جن میں پارلیمنٹ کے ممبرز، بزنس ڈائریکٹرز، آرٹسٹ، جرنلسٹ، ڈاکٹرز، پروفیسرز، کوپن ہیگن کونسل کے ممبرز، یو ایس اے ایمبیسی کے پولیٹکل آفیسر اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمانوں نے شرکت کی۔ اس طرح اس تقریب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے غیر معمولی تعداد میں حکومت کے مختلف محکموں سے تعلق رکھنے والے اور اعلیٰ طبقہ کے حکام شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز پانچ بجکر دس منٹ پر تلاوت قرآن کریم اور اس کے ڈینش ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد نعمت اللہ بشارت صاحب مبلغ انچارج ڈنمارک نے ڈینش زبان میں تعارفی ایڈریس پیش کیا اور اس تقریب کی اہمیت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اہالیان ڈنمارک کے معزز مہمانوں کی یہ خوش قسمتی ہے کہ آج ان میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے امام پہلی مرتبہ تشریف لائے ہیں اور اب ہم براہ راست امام جماعت احمدیہ سے اسلام اور احمدیت کی تعلیم کے متعلق خطاب سن سکیں گے۔

مبلغ انچارج صاحب کے خطاب کے بعد ڈنمارک کی وزیر مملکت Mrs.Rikke Hvilshoj جن کے پاس Refugee، Integration اور Immigrants کے عہدے ہیں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو حکومت ڈنمارک کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ وزیر مملکت خصوصی طور پر اس تقریب میں شرکت کے لئے آئی تھیں۔ انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ہمارے لئے یہ بڑا اعزاز ہے کہ ہم آج حضرت امام جماعت احمدیہ کا براہ راست خطاب سنیں گے۔ ہمارا ملک بلکہ ساری دنیا ایسی مشترکہ اقدار کی تلاش میں ہے جو موجودہ دور کی بدامنی اور افراتفری کو بدل کر ایک اصلاحی معاشرہ بنا دیں۔ منسٹر نے کہا کہ ڈنمارک کا فلاحی معاشرہ بننا جمہوری اقدار کا مرہون منت ہے۔ میں خود بھی بعض اسلامی ممالک میں رہی ہوں اور میں بخوبی واقف ہوں کہ اپنے معاشرہ سے اٹھ کر ایک اجنبی معاشرہ میں جا کر رہنے میں کیا دقتیں پیش آتی ہیں۔ آپ کو بھی ایسے ہی حالات کا سامنا ہے۔ اعلیٰ اقدار خواہ مذہبی روایات سے اخذ کی گئی ہوں یا سیکولر روایات ہوں بیشتر امور میں ایک اشتراک اور اتحاد پایا جاتا ہے۔ ہمیں اس پر اتفاق کرنا چاہئے۔

منسٹر نے کہا ڈنمارک کی مسجد میں ڈنمارک کا قومی پرچم لہرایا جانا ہمیں بہت اچھا لگا ہے، ہمیں اس سے بہت خوشی ہوئی ہے۔ جماعت احمدیہ کی ایک خاص خوبی جو ہمیں بہت پسند ہے کہ وہ ہمیشہ دیگر مذاہب اور اقوام کی تہذیبوں سے ڈائیلاگ میں بہت فعال نظر آتے ہیں۔ ڈائیلاگ کے بغیر کبھی افہام و تفہیم نہیں ہو سکی۔ ڈائیلاگ وقت کی بہت اہم ضرورت ہے۔

منسٹر کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب ڈنمارک کے چوٹی کے دانشوروں، سیاست دانوں، تجار اور پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دیگر مہمانوں سے خطاب کیلئے ڈائس پر تشریف لائے تو نیشنل پریس کے فوٹو گرافرز، جرنلسٹس اور اخبارات کے نمائندوں نے حضور انور کی تصاویر لینی شروع کیں اور خطاب کے آخر تک کھینچتے رہے۔ نیشنل ٹی وی نے اپنی ریکارڈنگ کی اور دوسرے میڈیا اور اخبارات نے اپنی ریکارڈنگ کی۔ یوں لگتا تھا کہ میڈیا کی بھر مار ہے اور وہ مختلف زاویوں سے تصاویر بنا رہے تھے۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب میں فرمایا اسلام کی حقیقی تعلیم قرآن مجید سے ملتی ہے جس کا عملی نمونہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمونہ سے اخذ کرتے ہیں۔ قرآن کریم کی اس تعلیم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس پاک اسوہ کو پھر سے زندہ کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی کے رنگ میں اس زمانہ میں تشریف لائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج کی دنیا میں فساد اور فتنہ کے اصل محرکات میں سے ایک محرک ایک دوسرے پر بداعتمادی ہے۔ مغرب مشرق سے بدظن ہے اور مشرق مغرب سے بدظن ہے۔ ایک چھوٹی سی اقلیت جس میں مشرقی بھی ایسے ہی فعال ہیں جس طرح مغربی ہیں ان کی بداعمالیوں کی سزا ساری دنیا کے اشراف کو دی جا رہی ہے۔ اس اقلیت میں مذہبی لوگ بھی شامل ہیں اور سیاسی بھی۔ کسی ایک مذہب یا قوم کو خصوصیت سے ملعون نہیں کیا جانا چاہئے۔ مختلف مذاہب اور ملکوں سے ایک طبقہ اس فتنہ اور فساد میں برابر کا شامل ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ انسان اس کی طرف جھکے اور اس کی عبادت کرے اور اسکی مخلوق کے حقوق ادا کرے، بھوکوں کو کھانا کھلائے، غرباء کی مدد کرے، لوگوں کی مشکلات دور کرے، ایک دوسرے کو معاف کرے، صبر کرے اور ایک دوسرے کا احترام کرے، تعاون کرے، کسی کو برا بھلا نہ کہے، ہمیشہ ہر ایک سے بھلائی کرے اور عدل و انصاف سے کام لے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا ہے تم بہترین امت ہو جو تمام انسانوں کے فائدہ کے لئے، بھلائی کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ بُری باتوں سے روکنے کیلئے پیدا کئے گئے ہو نہ اس لئے کہ لوگ تم سے تکلیف اٹھائیں اور ظلم و ستم سہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جو برائی میں پڑا ہو اُس کو اچھی طرح سمجھانا چاہئے۔ اچھی طرح اس کو نصیحت کرنی چاہئے۔ طاقت استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا قرآن کریم کی تو یہ تعلیم ہے جو بھی کسی کو ناحق قتل کرتا ہے یا اس کے قتل کے آرڈر کرتا ہے تو گویا اس نے تمام جہان کو قتل کیا۔ یہ تعلیم خدا تعالیٰ نے ہم کو دی ہے کہ گویا کسی پر ظلم کر کے اُس کو مارنا تمام لوگوں کو قتل کرنے کے مترادف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کسی ایک شخص کو یا کسی گروپ کو کوئی حق نہیں کہ قانون اپنے ہاتھ میں لے، اس کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن آج اس تعلیم کے خلاف مسلمان اور عیسائی، ایسٹ اور ویسٹ دونوں ہی ظلم کرنے میں Involve ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ خدا کو بھول گئے ہیں، اپنے دلوں پر کنٹرول نہیں رہا، بے صبری ہے اور ایک دوسرے کے خلاف بداعتمادی اور بدظنی ہے۔ ٹرسٹ نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خودکش حملے، بے گناہوں، معصوموں کی جان لے رہے ہیں یہ سب غلط ہے۔ اس کا اسلام سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ اسی طرح مغربی حکومتوں کے ہوائی حملے بھی ظلم ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ کمیونٹی امن کا پیغام دے رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کا پیغام یہ ہے کہ ایک خدا کی عبادت اور اس سے محبت کرنا سیکھو اس کے بغیر وحدت کا قیام ناممکن ہے۔ خالق حقیقی سے رابطہ بڑھانے کے نتیجہ میں اس کی مخلوق سے بھی ایک ایسی بے لوث محبت پیدا ہو جاتی ہے کہ انسان سارے انسانوں کی خدمت کے لئے وقف رہتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ایک چھوٹی سی جماعت ہے، خواندگی، تعلیم و تدریس کے میدان میں مفلوک الحال قوموں کے بچوں اور بچیوں کی سالہا سال سے خدمت کی توفیق پا رہی ہے۔ پینے کے پانی کی قلّت غرباء کیلئے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت کی کوششیں جاری ہیں۔ اسی طرح طبّی سہولتیں اکثر غریب ملکوں کو میسّر نہیں۔ اس میدان میں بھی خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ نے غیر معمولی خدمت کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا ہر قسم کے فتنہ و فساد سے دور رہتے ہوئے جماعت احمدیہ کے ممبران جو اس وقت دنیا کے 180 ممالک میں رہتے ہیں ملکی قوانین کے پابند اور اپنے اپنے ملک کے وفادار پر امن شہری کے طور پر ایک نمونہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی امن و محبت، نیکی، تقویٰ

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 595)

طالبِ دعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

Prop. Tanveer Akhtar
8010090714, 8447373088

FANZY COLLECTIONS

Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani

A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

، بنی نوع انسان کی خدمت سے متعلق تعلیمات بیان کر کے فرمایا۔ یہ ہے وہ اسلامی تعلیم جو جماعت احمدیہ ہمیشہ اپنے سامنے رکھتی ہے اور اسی پیغام کو پہنچاتی ہے۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب ختم فرمایا تو سارا ہال پُر جوش تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطاب کے بعد سب مہمانوں کی خدمت میں مشروبات چائے اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے، جس کا انتظام ایک علیحدہ ہال میں کیا گیا تھا۔ VIP میز پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ منسٹر اور دیگر معزز مہمان تھے۔ حضور انور نے قریباً نصف گھنٹہ ان کے ساتھ مختلف امور پر گفتگو فرمائی اس کے بعد حضور انور فرداً فرداً سب مہمانوں کے پاس گئے ان کا تعارف دریافت فرمایا اور بعض سے گفتگو فرمائی۔

دورہ کی ٹی وی اور پریس میڈیا میں کوریج

اس تقریب کے دوران کوپن ہیگن کے ایک TV چینل اور Radio کے نمائندہ کے علاوہ ڈنمارک کے پانچ بڑے اخباروں کے فوٹو گرافر، جرنلسٹ اور رپورٹر موجود تھے۔ اس پروگرام کے بارہ میں ڈنمارک کے نیشنل ٹی وی اور T.V2 نے بھی خبریں دی تھیں۔ ملک کی جن مختلف اخباروں نے اس تقریب کی خبریں دیں ان کے نام یہ ہیں۔

۱) اخبار Jylland Posten

۲) اخبار Berlingske

۳) اخبار Politiken

۴) اخبار Kristelig Dagblad

۵) اخبار Urban

۶) اخبار Metro Xpress

۷) اخبار lydsvenska &Aftonbladet

پہلی تین اخباروں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے محبت و امن کے پیغام کے متعلق آرٹیکل لکھے اور حضور انور کے دورہ اور مصروفیات کی کوریج دی۔

میڈیا اور ان اخبارات کے ذریعہ قریباً دو ملین لوگوں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پہنچا۔ یہ کل ملک کا چالیس فیصد حصہ ہے۔

سویڈن کے ایک اخبار نے بھی حضور انور کے پیغام کا ذکر کیا اور آرٹیکل لکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میڈیا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے انٹرویوز، خطابات، پیغامات اور دورہ کے پروگراموں کی اتنی بھرپور اور وسیع پیمانہ پر کوریج ہے کہ پہلے اس طور پر کبھی نہیں ہوئی۔ ہر آنے والا دن پہلے سے بڑھکر کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔ الحمدللہ۔

سات بجے کے قریب استقبالیہ تقریب کے تمام پروگرام اپنے اختتام کو پہنچے۔ اس کے بعد حضور انور واپس مسجد نصرت جہاں تشریف لے آئے۔

Valby پارک کی سیر

سوا سات بجے حضور انور مسجد نصرت جہاں پہنچے یہاں سے کچھ ہی دیر بعد حضور انور ویلبی پارک میں سیر کیلئے تشریف لے گئے۔ یہ پارک کوپن ہیگن کے سب سے بڑے سرسبز علاقہ میں شمار ہوتا ہے۔ اس کی تعمیر 1937ء میں ہوئی۔ یہ سرسبز علاقہ اور پھولوں سے مزین پارک 64.2 ایکڑ رقبہ پر مشتمل سمندر کے کنارے بنایا گیا ہے۔ اس پارک کے خاص حصہ کو روز گارڈن Rose Garden کہتے ہیں۔ جو 1964ء میں بنایا گیا اور اس کا رقبہ 1.5 ایکڑ ہے۔ جس میں گلاب کی پرانی اقسام کو محفوظ کیا گیا ہے۔ اس باغ میں گلاب کے پودوں کی تعداد 12000 ہزار ہے۔ جن میں مختلف اقسام کی تعداد 175 ہے۔

اس طرح اس وسیع و عریض سرسبز پارک کے مختلف حصوں کو مخصوص کر کے ان کو طرح طرح اور قسما قسم کے خوشنما پھولوں سے مزین کیا گیا ہے۔ جو اس پارک کی خوبصورتی میں بہت اضافہ کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قریباً پون گھنٹہ اس پارک کی سیر فرمائی اور پھر واپس مسجد تشریف لے آئے۔ جہاں سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد نصرت جہاں میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14 / اکتوبر 2005)

......☆......☆......☆......

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

ہے اور یہی ہمارا مؤقف ہے۔ ہم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بزرگان جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمتی نبی کی آمد کے قائل ہیں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔؟ کیا انہوں نے نعوذ باللہ من ذالک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے خلاف بغاوت کی ہے؟ کیا یہ اسلام کے دشمن ہیں؟ ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں کہ آپ ان کے متعلق کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں؟

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی دیوبند خاتم النّبیین کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں : خاتم النبیین کے معنی ہیں متصف بوصف النبوۃ بالذات اور کامل نبی کے۔ دوسرے انبیاء اسی کا نقش ہوں اور سارے فیضان اسی کے واسطہ سے حاصل کریں اور جو آپؐ کے بعد آئیں وہ آپ ہی کی پیروی اور اطاعت سے سب کچھ پائیں، انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدی ہے کوئی ذاتی کمال نہیں۔

(تحذیر الناس، صفحہ 29، بحوالہ حدیقۃ الصالحین، صفحہ 961)

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں : کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزّت و قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۱۳۸)

آپؑ فرماتے ہیں : اے نادانو!! اور آنکھوں کے اندھو!!! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سیّد و مولیٰ (اس پر ہزار ہا سلام) اپنے افاضہ کے رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آ کر ختم ہو گیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں۔ کوئی اُن میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے۔ اسی لئے باوجود آپ کے اس فیضان کے اس اُمت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اُس نے اس عاجز کو بنایا۔ (چشمہ مسیحی، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 389)

آپؑ فرماتے ہیں: **مَیں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں اُس کی طرف سے ہوں۔** وہ خوب جانتا ہے کہ مَیں مفتری نہیں کذّاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور ان نشانات کو بھی جو اس نے میری تائید میں ظاہر کئے دیکھ کر مجھے کذّاب اور مفتری کہتے ہو تو پھر مَیں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اُس کے ہر روز افترا اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے پھر اللہ تعالیٰ اس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اُسے ہلاک کرے مگر یہاں اس کے برخلاف معاملہ ہے۔ **مَیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں** مگر مجھے کذّاب اور مفتری کہا جاتا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے مجھے نصرت دیتا ہے۔ اور اُس سے مجھے بچاتا ہے۔ اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دل میں میری محبت ڈال دی۔ مَیں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں۔ اگر تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذّاب ہو اور اللہ پر اس نے افترا کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں اور اس قدر عرصہ تک اسے زندہ رکھا ہو اور اس کی مُرادوں کو پورا کیا ہو۔ دکھاؤ۔

(لیکچر لدھیانہ، رُوحانی خزائن جلد 20، صفحہ 275)

پس سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور آپؐ سے کمال عشق و محبت کے نتیجہ میں اس زمانے کا امام اور مسیح و مہدی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ امت محمدیہ کے لئے اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ بہت بڑا انعام ہے اس کو نظر انداز کرنا حد درجہ ناعاقبت اندیشی اور حد درجہ اللہ کی ناشکری اور دُنیا و آخرت میں ذلت و رُسوائی ہے۔ ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مسلمان بھائیوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کو پڑھ کر آپؑ کی صداقت معلوم کریں اور آپ پر ایمان لائیں۔ (منصور احمد مسرور)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 / دسمبر 2017 بروز جمعرات نماز ظہر وعصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆ مکرم ناصر احمد صاحب سیٹھی (بالھم، یوکے) ابن مکرم مسعود احمد صاحب سیٹھی مرحوم (جہلم)

19 / دسمبر 2017 کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے چچا مکرم مقصود احمد صاحب سیٹھی نے 1974ء میں جہلم میں ہونے والے فسادات میں شہادت پائی اور دیگر افراد خاندان کو شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا۔ مرحوم خدمت کا جذبہ رکھنے والے بہت مخلص اور نیک انسان تھے۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ فضیلت جہاں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبد القادر خان صاحب (راج گڑھ، لاہور)

18 / نومبر 2017ء کو 97 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت چوہدری عبد السلام خانصاحب آف کاٹھگڑھ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیٹی اور مکرم چوہدری عبد الرحیم خان صاحب کاٹھگڑھی (سابق آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کا بچپن قادیان میں گزرا۔ حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا، حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا اور دیگر خواتین مبارکہ کی زیارت اور صحبت سے فیض پانے کا موقعہ ملتا رہا جن کا ذکر آپ اکثر کیا کرتی تھیں۔ کچھ عرصہ لاہور کے حلقہ راج گڑھ میں لجنہ کی صدر کے طور بھی خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ جماعتی اخبارات ورسائل کے مطالعہ اور ایم ٹی اے دیکھنے کا بہت شوق تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم عبد الواسع خان صاحب ایم ٹی اے لندن میں خدمت بجالا رہے ہیں۔ آپ مکرم عبد المغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ (نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) کی خوش دامن تھیں۔

(2) مکرمہ امین اختر صاحبہ اہلیہ مکرم ملک حمید احمد خان صاحب (دار الرحمت شرقی حلقہ راجیکی، ربوہ)

13 / نومبر 2017ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ آف پیر کوٹ ثانی ضلع حافظ آباد کی پوتی تھیں۔ حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی آپ کے سگے پھوپھا تھے۔ مرحومہ پنج وقتہ نمازوں کی پابند، بہت شفیق اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم طارق محمود ملک صاحب دس سال سے قاضی سلسلہ کے طور پر خدمت بجالا رہے ہیں۔

(3) مکرمہ کوثر پروین صاحبہ، ہمشیرہ مکرم محمد مطیع اللہ جوئیہ صاحب (مبلغ سلسلہ ہوائی، امریکہ)

28 / نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ بہت نیک، نماز روزہ کی پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی ایک باوفا مخلص خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عقیدت کا تعلق تھا۔

(4) مکرمہ امۃ البصیر کھوکھر صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الحکیم ناصر صاحب (آف یو ایس اے)

آپ آنکھ کی ایک Minor سرجری کیلئے ہسپتال گئی تھیں کہ دوران سرجری بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، بہت ہمدرد، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ یو ایس اے کی لوکل جماعت Syracuse میں صدر لجنہ اور سیکرٹری مال کے علاوہ بعض اور عہدوں پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے دور میں آڈیو کیسٹس کی تیاری اور ترسیل کا کام آپ کے میاں کے سپرد تھا اس دوران ان کے ساتھ مکمل معاونت کرتی رہیں۔ اسی طرح اپنے میاں کے ساتھ مل کر پورے امریکہ میں سیٹلائٹ ڈش اور ریسیور کی ترسیل کا کام بھی کرتی رہیں۔ آپ مکرم شمس داؤد کھوکھر صاحب (امیر جماعت ابوظہبی) کی چھوٹی ہمشیرہ اور مکرم عبد الحفیظ کھوکھر صاحب مربی سلسلہ یُوکے کی نسبتی بہن تھیں۔

(5) مکرم راجہ محمد ابراہیم خان صاحب (اندورہ، کشمیر، انڈیا)

4 / اکتوبر 2017ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ صوم وصلوۃ کے پابند، دعا گو، پرہیز گار، تقویٰ شعار، بہت بلند حوصلہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ پیشے کے لحاظ سے ٹیچر تھے۔ آپ نے صدر جماعت اور سیکرٹری مال کے علاوہ زعیم انصار اللہ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ چندہ جات بڑی باقاعدگی کے ساتھ ادا کیا کرتے تھے۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔

(6) مکرم عبد الحکیم عابد صاحب ابن مکرم عبد الغلام قادر صاحب (کینیڈا)

15 / نومبر 2017ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نمازوں کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے چندہ ادا کرنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ نے مجلس انصار اللہ کویت کے پہلے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مساجد کی تعمیر کیلئے تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔ آپ کو کئی مرتبہ حج اور عمرہ کرنے کی بھی توفیق ملی۔ آپ نے Best Engineer کا ایوارڈ بھی حاصل کیا ہوا تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(7) مکرمہ مجیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی (بلدیہ ٹاؤن، کراچی)

12 / نومبر 2017ء کو 61 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ نمازوں کی پابند، خلافت سے والہانہ محبت کرنے والی، نظام جماعت کا احترام کرنے والی بہت نیک اور دیندار خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم اکرام اللہ بھٹی صاحب (مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ ربوہ) کی بڑی بہن تھیں۔

(8) مکرم محمد اشرف صاحب ابن مکرم غلام یٰسین لنگاہ صاحب (آف ادرحماں ضلع سرگودھا)

31 / جنوری 2017ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ احمدیت کے لئے بڑی غیرت رکھتے تھے اور خلافت کے ساتھ نہایت عقیدت کا تعلق تھا۔

(9) مکرم ملک مجید احمد اعوان صاحب ابن مکرم محمد صابر صاحب (دار الیمن حلقہ صادق، ربوہ)

28 / اکتوبر 2017ء کو 56 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نماز باجماعت کے پابند، بااخلاق، ہنس مکھ، بہت سی خوبیوں کے مالک، انتہائی ملنسار اور خوش اخلاق انسان تھے۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔

(10) مکرمہ رشیدہ اختر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسرائیل ناصر صاحب (کریم نگر، فیصل آباد)

24 / نومبر 2017ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، دعا گو، خلافت سے محبت رکھنے والی بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔ آپ نے مقامی مجلس میں تقریباً 15 سال سے زائد عرصہ لجنہ کی سیکرٹری مال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب، ناظر اصلاح وارشاد (رشتہ ناطہ) ربوہ کی خالہ تھیں۔

(11) مکرمہ سلمٰی داؤد صاحبہ اہلیہ مکرم آغا محمود احمد خان صاحب (ماڈل کالونی کراچی)

27 / مئی 2017ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت آغا محمد عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ مرحومہ کا جماعت کے ساتھ بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ لجنہ وناصرات کے مقامی اور ضلعی پروگراموں میں بچیوں کے ساتھ بطور نگران بڑی باقاعدگی سے جایا کرتی تھیں۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھیں۔

(12) مکرم عبد الکریم جاوید صاحب ابن مکرم عبد المجید صاحب (اسلام آباد)

31 / جولائی 2017ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کو بیس سال سے زائد عرصہ اپنے حلقہ کے صدر اور تقریباً اتنا ہی عرصہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ صوم وصلوۃ کے پابند، چندہ جات میں باقاعدہ بہت مخلص خادم سلسلہ تھے۔

(13) مکرمہ ثریا طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سمیع طاہر صاحب (کیلگری، کینیڈا)

13 / نومبر 2017ء کو 68 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ مکرم بریگیڈیئر چوہدری بشیر احمد صاحب (امیر جماعت راولپنڈی) کی بھانجی تھیں۔ بہت ملنسار، ہمدرد، سادہ طبیعت کی مالک، خلافت سے قلبی لگاؤ رکھنے والی بہت مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح
فرمودہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 6 / مارچ 2016ء بروز اتوار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ خان بنت مکرم احمد محمد خان صاحب امریکہ کا ہے جو عزیزم صفوان چوہدری ابن مکرم محمد مبشر چوہدری صاحب کینیڈا کے ساتھ بیس ہزار کنیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین کے مابین ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا اگلا نکاح ہے۔

The next Nikah is of Azrina Maymon Jowaheer sahiba, daughter of Munir Ahmad Jowaheer sahib of London. It has been settled with Mr Imran Bhunnoo, son of Mr Munir Ahmad Bhunnoo Sahib of London at a Haq Mehar of 12,000/- Pounds.

Originally both of these families are from Mauritius. Azrina has also been serving in MTA scheduling department very devotedly, MashAllah.

حضور انور نے فریقین کے درمیان انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

May Allah Bless these Nikahs.

دعا کرلیں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 9 / فروری 2018)

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو
ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ (ترمذی)

طالب دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مَیں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں خاتم النبیین
قرار پایا ہوں جب کہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔ (مسند احمد)

طالب دعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002
طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)
Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE APPLICATION PROCESSING

ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
- BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
- AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
- JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
- SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
- ENAM MEDICAL COLLEGE
- DHAKA NATIONAL MEDICOL COLLEGE
- Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
- UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
- ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE

AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
- Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
- Lowest Packages Payable In Instalments
- Excellent Faculty & Hostel Facility
- Secure Environment

Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s : 9906928638

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695
#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar, Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ / ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com

طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

Prop. Zuber Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

SEELIN® TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

JANIC
CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09082768330, 09647960851
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8611: میں سجینہ بانو زوجہ مکرم پٹھان عزیز خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال تاریخ بیعت 2010، موجودہ پتا: دارجلنگ کنٹونمنٹ صوبہ بنگال، مستقل پتا: کاہلواں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور، صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3/جنوری 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 1.5 تولہ 24 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مظفر احمد بھٹی — الامۃ: سجینہ بانو — گواہ: محمد اشرف الہدیٰ

مسل نمبر 8612: میں فائز احمد ولد مکرم حفیظ احمد الہ دین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مبارک ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حفیظ احمد الہ دین — العبد: فائز احمد — گواہ: محمد لقمان دہلوی

مسل نمبر 8613: میں طٰہٰ کنجو ولد مکرم عبد الرحمن کنجو صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1989، موجودہ پتا: سعودی عرب، مستقل پتا: مالاپورم صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/ستمبر 2017 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک رہائشی مکان، ایک پلاٹ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/2200 سعودی ریال ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد السمیع عارف — العبد: طٰہٰ کنجو — گواہ: ضیاء احمد خان

مسل نمبر 8614: میں عابد جمال بی۔جی ولد مکرم سی۔جی۔ جمال الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن D-6-304 میڈیکل کالج ڈاکخانہ KSHB کالونی ضلع پلاکڈ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/جنوری 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وی۔وی۔ سلیمان — العبد: عابد جمال بی۔جی — گواہ: سی۔جی۔ جمال الدین ایچ۔اے

مسل نمبر 8615: میں فینسی بیگم زوجہ مکرم طاہر احمد ٹھوکر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: جماعت احمدیہ کوریل تحصیل دمہال ہانجی پور، مستقل پتا: کوریل ضلع کلگام صوبہ جموں کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/جنوری 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 انگوٹھی، 2 جوڑی بالیاں، 1 ہار، 2 چوڑیاں (تمام زیور 22 کیریٹ)، حق مہر -/30,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد شبیر — الامۃ: فینسی بیگم — گواہ: داؤد احمد

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

ساتھ ہو کر دشمن کا مقابلہ کروں اور پھر شہید ہو کر آؤں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں یہ فیصلہ کر چکا ہوں جس کو ایک دفعہ موت دے دوں وہ دوبارہ دنیا میں لوٹایا نہیں جاتا اس لئے یہ خواہش تو پوری نہیں ہوسکتی۔

حضرت عمرو بن جموح کے جذبہ قربانی اور شہادت کا ذکر یوں ملتا ہے کہ ان کے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے بدر کی جنگ میں ان کے بیٹوں نے انہیں شامل نہیں ہونے دیا۔ جب احد کا موقع آیا تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے بیٹے میرے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے جنگ میں مجھے شامل ہونے سے روک رہے ہیں لیکن میں آپ کے ساتھ اس جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور عرض کیا کہ خدا کی قسم میں امید کرتا ہوں کہ خدا مجھے شہادت عطا فرمائے گا اور میں اپنے لنگڑے پاؤں کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری یہی خواہش ہے تو پھر شامل ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت عمرو جنگ میں شامل ہوئے اور میدان احد میں شہید ہوئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس یہ لوگ ایمان میں بڑھے ہوئے تھے یقین میں بڑھے ہوئے تھے کسی بھی صحابی کے واقعہ کو لے لیں۔ اخلاص اور وفا اور خدا تعالیٰ کی خاطر جان کے نذرانے پیش کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ حضرت ابوطلحہ انصاری کو بھی احد کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے ڈھال بن کر کھڑے ہونے کی توفیق ملی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: صحابہ کی نظیر دیکھو دراصل صحابہ کرام کے نمونے ایسے ہیں کہ کل انبیاء کی نظیر ہیں۔ خدا کو تو عمل ہی پسند ہیں۔ انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں۔ قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حواریوں کو حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کی صداقت پر شک تھا جبھی تو مائدہ مانگا اور کہا **ونعلم ان قد صدقتنا** تا کہ تیرا سچا اور جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نزول مائدہ سے پیشتر ان کی حالت **نعلم** کی نہ تھی۔ پھر جیسی بے آرامی کی زندگی صحابہ نے بسر کی اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ تھا، قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا۔ ان کے دل یقین سے بھر گئے تھے۔ جب یقین ہوتا ہے تو آہستہ آہستہ اوّل مال وغیرہ دینے کو جی چاہتا ہے پھر جب بڑھ جاتا ہے تو صاحب یقین خدا کی خاطر جان دینے کو تیار ہو جاتا ہے۔ یہ یقین بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کی وجہ سے ہر وقت بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔ ان صحابہ کے روز کے معاملات بھی عشق رسول کے عجیب نظارے دکھاتے ہیں۔ کوشش ہوتی تھی کہ کس طرح کوئی موقع ملے اور ہم اپنی محبت کا اظہار کریں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کے بارے میں آتا ہے کہ وہ ہر وقت اس فکر میں رہتے تھے کہ کس طرح عام حالات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و وفا کا اظہار کریں۔

صحابہ کو شروع میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو بھی تبلیغ کرنے میں بڑی دقتیں پیش آتی تھیں۔ کہیں بیٹا مسلمان ہوا اور باپ نہیں، تو مشکلات ہیں۔ کہیں کوئی کمزور رشتہ دار مسلمان ہوا تو دوسرے طاقتور رشتہ دار تنگ کرتے تھے۔ حضرت عمرو بن جموع سے پہلے ان کے بیٹے نے بیعت کر لی تھی۔ بیٹا روزانہ رات کو اپنے باپ کے بت کو اُٹھا کر کوڑے میں پھینک دیتا جس سے وہ سخت ناراض ہوتے۔ آخر تنگ آکر عمرو بن جموع نے کہا کہ وہ بت جسے مَیں نے خدا بنا رکھا ہے، خود اپنی حفاظت نہیں کر سکتا وہ میری کیا حفاظت کرے گا اور اسلام قبول کر لیا۔

حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے صحابہ سے محبت کا جو انداز تھا اور پھر جس طرح آپ کی قوت قدسی سے اللہ تعالیٰ سے ان صحابہ کا تعلق پیدا ہوا اور پھر خدا تعالیٰ بھی بعض دفعہ صحابہ کو براہ راست یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے توسط سے ان کو نوازتا تھا۔

حضرت ابی بن کعب کے تعلق باللہ کا ایک واقعہ بخاری میں یوں ملتا ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تجھے قرآن پڑھ کر سناؤں۔ حضرت ابی بن کعب حیرانی سے پوچھنے لگے کہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لیکر فرمایا ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں تمہارا نام لیکر کہا ہے۔ اس پر ابی بن کعب شدت جذبات سے رونے لگے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں **لم یکن الذین کفروا** کی سورۃ پڑھ کر سنائی یعنی **سورۃ البینۃ**۔ ایک دفعہ کسی نے ابی بن کعب سے پوچھا کہ آپ تو یہ بات سن کر بہت خوش ہوئے ہوں گے تو انہوں نے جواب دیا کہ جب اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کو دیکھ کر اور یاد کر کے خوش ہوا کرو تو میں خوش کیوں نہ ہوتا۔

حضور انور نے فرمایا: تو یہ تھے وہ صحابہ جو ترقی کرتے کرتے اپنے انتہائی مقام کو پہنچے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: آخر صحابہ نے وہ پایا جو دنیا نے کبھی نہ پایا تھا اور وہ دیکھا جو کسی نے نہ دیکھا تھا۔ صحابہ کرام کے زمانے کو اگر دیکھا جائے تو وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے۔ جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے۔ گویا **قد افلح من زکھا** کے سچے مصداق تھے۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ صحابہ نے اس قدر صدق دکھایا کہ نہ صرف بت پرستی اور مخلوق پرستی سے ہی منہ موڑا بلکہ ان کے اندر سے دنیا کی طلب ہی مسلوب ہوگئی اور وہ خدا کو دیکھنے لگ گئے۔ وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے اعضاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں صحابہ کے مقام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے نمونوں پر چلتے ہوئے اپنے اخلاص و وفا کو بھی بڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔☆......☆

اعلان نکاح ودرخواست دعا

مورخہ 23 فروری 2018 بروز جمعۃ المبارک مسجد احمدیہ کولکاتہ میں خاکسار نے اپنی بیٹی عزیزہ فریحہ سعدی وقف نو کا نکاح عزیزم ڈاکٹر نیّر احمد اسلم ولد مکرم ادریس احمد اسلم صاحب آف قادیان کے ساتھ مبلغ چھ لاکھ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ عزیزہ فریحہ سعدی محترم مرحوم محمد فیروز الدین انور صاحب آف کولکاتہ کی پوتی اور محترم مرحوم الحاج میاں محمد شمس الدین صاحب سابق امیر کولکاتہ کی پڑپوتی اور محترم الحاج حضرت عبد الرحمٰن صاحب جٹؓ مرحوم سابق امیر جماعت احمدیہ و ناظر اعلیٰ قادیان کی نواسی ہے۔ اسی طرح عزیزم ڈاکٹر نیّر احمد اسلم صاحب محترم یونس احمد اسلم صاحب درویش مرحوم کے پوتے اور محترم ڈاکٹر محمد عابد قریشی صاحب مرحوم آف شاہجہانپور کے نواسے ہیں۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (مصلح الدین سعدی خادم سلسلہ احمدیہ کولکاتہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 15-March-2018 Issue. 11

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

صحابہ کرام کے زمانے کو اگر دیکھا جائے تو وہ لوگ بڑے سیدھے سادے تھے

جو کلام الٰہی کے انوار سے روشن اور کدورت نفسانی کے زنگ سے بالکل صاف تھے گویا قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَکّٰىهَا کے سچے مصداق تھے

صحابہ کرام کا گروہ عجیب گروہ تھا، قابل قدر اور قابل پیروی گروہ تھا ان کے دل یقین سے بھر گئے تھے

انہوں نے بکریوں کی طرح اپنی جانیں دیں، وہ نہایت سرگرمی سے خدا تعالیٰ کی راہ میں ایسے فدا تھے کہ گویا ہر ایک ان میں سے ابراہیم تھا

صحابہ کرامؓ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق و محبت اور اسلام کی خاطر فدائیت کے دلگداز واقعات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 9 مارچ 2018 بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کی قربانیوں اور ان کے مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کے ان پر انعامات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیا اور آپ کمبل پہن لیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے اس پر انہیں کیا دیا؟ تمام عرب کا انہیں بادشاہ بنا دیا اور انہی کے ہاتھ سے اسلام کو نئے سرے سے زندہ کیا اور مرتد عرب کو پھر فتح کر کے دکھا دیا اور وہ کچھ دیا جو کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ فرماتے ہیں غرض ان لوگوں کا صدق و وفا اور اخلاص و مروت ہر مسلمان کے لئے اسوہ ہے۔ صحابہ کی زندگی ایک ایسی زندگی تھی کہ تمام نبیوں میں سے کسی نبی کی زندگی میں یہ مثال نہیں پائی جاتی۔ فرماتے ہیں کہ اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان اپنی خواہشوں اور اغراض سے الگ ہو کر خدا تعالیٰ کے حضور نہیں آتا وہ کچھ حاصل نہیں کرتا بلکہ اپنا نقصان کرتا ہے لیکن جب وہ تمام نفسانی خواہشات اور اغراض سے الگ ہو جاوے اور خالی ہاتھ اور صافی قالب لے کر خدا تعالیٰ کے حضور جاوے تو خدا اس کو دیتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کی دستگیری کرتا ہے مگر شرط یہی ہے کہ انسان مرنے کو تیار ہو جاوے اور اس کی راہ میں ذلت اور موت کو خیر باد کہنے والا بن جاوے۔ فرمایا دیکھو دنیا ایک فانی چیز ہے۔ کوئی اس میں مستقل نہیں رہتا۔ مگر اس کی لذت بھی اسی کو ملتی ہے جو اس کو خدا کے واسطے چھوڑتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کا مقرب ہوتا ہے خدا تعالیٰ دنیا میں اس کے لئے قبولیت پھیلا دیتا ہے یہ وہی قبولیت ہے جس کے لئے دنیا دار ہزار کوششیں کرتے ہیں کہ کسی طرح کوئی خطاب مل جاوے یا کسی عزت کی جگہ یا دربار میں کرسی ملے اور کرسی نشینوں میں نام لکھا جاوے۔ غرض تمام دنیوی عزتیں اسی کو دی جاتی ہیں اور ہر دل میں اسی کی عظمت اور قبولیت دی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کے لئے سب کچھ چھوڑنے اور کھونے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف آمادہ بلکہ چھوڑ دیتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے واسطے کھونے والوں کو سب کچھ دیا جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زمینی گورنمنٹوں کے لئے جو ذرا سا کچھ گنواتا ہے اس کو اجر ملتا ہے تو جو خدا کے لئے گنوائے تو کیا اسے اجر نہ ملے گا۔ فرمایا: وہ نہیں مرتے جب تک وہ اس سے کئی چند نہ پالیں جو انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا قرض اپنے ذمہ نہیں رکھتا مگر افسوس یہ ہے کہ ان باتوں کو ماننے والے اور ان کی حقیقت پر اطلاع پانے والے بہت کم لوگ ہیں۔ یہ صدق و وفا اور اخلاص و مروت دکھانے والوں کے نمونے ہمیں اس شان سے نظر آتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی نے نہ صرف ان کی محبتوں کے رخ بدل دیئے بلکہ ان محبتوں کے پیمانوں کو وہ عروج عطا کر دیا جس کی مثال پہلے دنیا میں نہیں ملتی تھی۔ صحابہ اپنی تمام نفسانی خواہشات سے پاک تھے۔ صاف دل ہو کر اور اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہو کر، صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی رضا چاہنے کے لئے اپنی زندگیاں گزارنے والے تھے اور جب یہ حالت ہو تو پھر خدا تعالیٰ بھی نوازتا ہے اور بے انتہا نوازتا ہے اور ہم صحابہ کی زندگی میں یہ باتیں دیکھتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا بعض صحابہ کے واقعات پیش کرتا ہوں کہ کس طرح انہوں نے اپنے نفسوں کو خدا تعالیٰ کے ماتحت کر لیا تھا۔ کیا نمونے انہوں نے دکھائے۔

حضرت عباد بن بشر ایک انصاری صحابی تھے۔ عین جوانی میں تقریباً پینتیس سال کی عمر میں ان کو شہادت نصیب ہوئی تھی۔ ان کی عبادت اور قرآن کریم کی تلاوت کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہجد کے وقت جاگے تو مسجد سے قرآن کریم کی تلاوت کی آواز آ رہی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ آواز عباد کی ہے۔ حضرت عائشہ نے عرض کی کہ انہی کی آواز لگتی ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعا دی کہ اے اللہ عباد پر رحم کر۔ کتنے خوش نصیب تھے وہ لوگ جو قرآن کریم کی تلاوت میں اپنی راتیں گزار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کے براہ راست حاصل کرنے والے بنے۔ حضرت عباد کو اپنی ایک خواب کی وجہ سے یہ یقین تھا کہ انہیں شہادت کا رتبہ حاصل ہوگا۔ چنانچہ جنگ یمامہ میں ان کی یہ خواب پوری ہوئی اور بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے انہوں نے شہادت پائی۔

پھر تاریخ ہمیں ایک اور صحابی کے متعلق بتاتی ہے جن کا نام حرام بن ملحان تھا۔ یہ لوگوں کو قرآن سکھانے اور غریبوں اور اصحاب صفہ کی خدمت میں پیش پیش رہتے تھے۔ جب بنی عامر کے ایک وفد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ ہمیں تبلیغ کے لئے کچھ لوگ بھیجیں تا کہ ہمیں بھی اسلام کا پتا چلے اور ہمارے لوگ اسلام میں داخل ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام بن ملحان کو امیر بنا کر ایک وفد بنی عامر کی طرف بھیجا۔ جب یہ وفد وہاں پہنچا تو حضرت حرام بن ملحان کو شک ہوا کہ ضرور کوئی گڑ بڑ ہے۔ ان لوگوں کی نیت ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ احتیاطی تدبیر کرنی چاہئے اور سب کو وہاں اکٹھے نہیں جانا چاہئے۔ اس لئے تم سب یہیں رہو اور میں اور ایک اور ساتھی جاتے ہیں۔ اگر تو انہوں نے ہم سے صحیح سلوک کیا تو تم لوگ بھی آ جانا اور اگر ہمیں نقصان پہنچایا تو پھر تم لوگ حالات کے مطابق فیصلہ کرنا ہو۔ جب حرام بن ملحان اور ان کے ساتھی ان لوگوں کے قریب گئے تو بنی عامر کے سردار نے ایک آدمی کو اشارہ کیا اور اس نے پیچھے سے حرام بن ملحان پر نیزے سے حملہ کیا۔ ان کی گردن سے خون کا فوارہ نکلا۔ انہوں نے اس خون کو اپنے ہاتھوں پر لیا اور کہا کہ ربّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہو گیا۔ دشمنوں نے ان کے دوسرے ساتھی کو بھی شہید کر دیا گیا اور پھر باقاعدہ حملہ کر کے باقی جو ستر لوگ تھے ان سب کو شہید کر دیا۔ جب ان لوگوں کو ظالمانہ طور پر دھوکے سے شہید کیا جا رہا تھا تو انہوں نے یہ دعا کی کہ اے اللہ ہماری یہ قربانیاں قبول فرما لے اور ہماری اس حالت کی اطلاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کر دے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت جبرائیل نے ان صحابہ کا سلام پہنچایا اور وہاں کے حالات اور شہادت کی اطلاع دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اطلاع دی کہ وہ سب شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اس شہادت کا آپؐ کو انتہائی صدمہ تھا۔ آپ نے تیس دن تک ان قبائل کے خلاف دعا کی کہ اے اللہ ان میں سے جنہوں نے یہ ظلم کیا ہے خود ان کی پکڑ کر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شہادتوں کو بڑی عظیم شہادتیں قرار دیا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عشق و محبت اور دین کی خاطر عظیم الشان قربانی کا ذکر کرتے ہوئے ایک موقع پر فرماتے ہیں کہ محبت ایک ایسی شئے ہے کہ وہ سب کچھ کرا دیتی ہے۔ ایک شخص کسی پر عاشق ہوتا ہے تو معشوق کے لئے کیا کچھ نہیں کر گزرتا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی حالت کو دیکھو! مکہ میں ان کو کیا کیا تکلیفیں پہنچیں بعض ان میں سے قسم قسم کی تکلیفوں اور عقوبتوں میں گرفتار ہوئے۔ مرد تو مرد بعض مسلمان عورتوں پر اس قدر سختیاں کی گئیں کہ ان کے تصور سے بدن کانپ اٹھتا ہے۔ اگر وہ مکہ والوں سے مل جاتے تو اس وقت بظاہر وہ ان کی بڑی عزت کرتے کیونکہ وہ ان کی برادری ہی تھے، مگر وہ کیا چیز تھی جس نے ان کو مصائب اور مشکلات کے طوفان میں بھی حق پر قائم رکھا۔ وہ وہی لذت اور سرور کا چشمہ تھا جو حق کے پیار کی وجہ سے ان کے سینوں سے پھوٹ نکلتا تھا۔

فرمایا: اس لذت کے بعد جو خدا تعالیٰ میں ملتی ہے، ایک کیڑے کی طرح کچل کر مر جانا منظور ہوتا ہے۔ مؤمن کیلئے سخت سے سخت تکالیف بھی آسان ہی ہوتی ہیں۔ سچ پوچھو تو مؤمن کی نشانی ہی یہی ہوتی ہے کہ وہ مقتول ہونے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو کہہ دیا جاوے کہ یا نصرانی ہو جا یا قتل کر دیا جائے گا اس وقت دیکھنا چاہئے کہ اس کے نفس سے کیا آواز آتی ہے۔ آیا وہ مرنے کے لئے سر رکھ دیتا ہے یا نصرانی ہونے کو ترجیح دیتا ہے۔ اگر وہ مرنے کو ترجیح دیتا ہے تو وہ مؤمن حقیقی ہے ورنہ کافر ہے۔ غرض ان مصائب میں جو مؤمنوں پر آتے ہیں اندر ہی اندر ایک لذت ہوتی ہے۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر یہ لذت نہ ہوتی تو انبیاء علیہم السلام مصائب کا ایک دراز سلسلہ کیونکر گزار دیتے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت قدسی نے صحابہ میں ایک ایسی روح پھونک دی تھی کہ مرتے ہوئے بھی یہ کہتے تھے کہ کعبہ کے رب کی قسم ہم کامیاب ہو گئے، ہم نے خدا کو پا لیا۔ یہ وہ لوگ تھے جو نیکیاں کرنے والے تھے۔ ان پر جب ظلم کئے جاتے تھے تو اس ظلم کی خاطر قربانیاں دیتے تھے نہ کہ خود ظالم بن جاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو ایک انصاری صحابی تھے جو احد کی جنگ میں شہید ہوئے تھے۔ انہیں ایک خواب یا خدائی تفہیم کی بنا پر یقین تھا کہ وہ اس جنگ میں سب سے پہلے شہید ہوں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت عبداللہ کی شہادت اور قربانی کو کس طرح اللہ تعالیٰ نے نوازا اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ حضرت عبداللہ کے بیٹے کو افسردہ دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو اپنے سامنے بٹھایا اور فرمایا کہ مجھ سے جو چاہو خواہش کرو میں تمہیں عطا کروں گا۔ حضرت عبداللہ نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اے میرے خدا میں نے حق بندگی تو ادا نہیں کیا، تیرے سامنے خواہش کس منہ سے کروں۔ تیرا رحم اور فضل ہے جو عطا کر دے۔ پھر عرض کیا کہ اے اللہ اگر میری خواہش پوچھتا ہے تو وہ یہی ہے کہ مجھے تُو پھر دنیا میں لوٹا دے تا کہ میں پھر تیرے نبی کے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad